مُسلسل اِشاعت کے 62 سال

شمارہ: 1 جلد: 29

جنوری 2025 رجب المرجب ۱۴۴۶

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماھنامہ لولاک ملتان

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعزاز اور مبلغین ختم نبوت کا استقلال

تحریک انصاف کا احتجاجی پروگرام... نقارخانہ اور طوطی

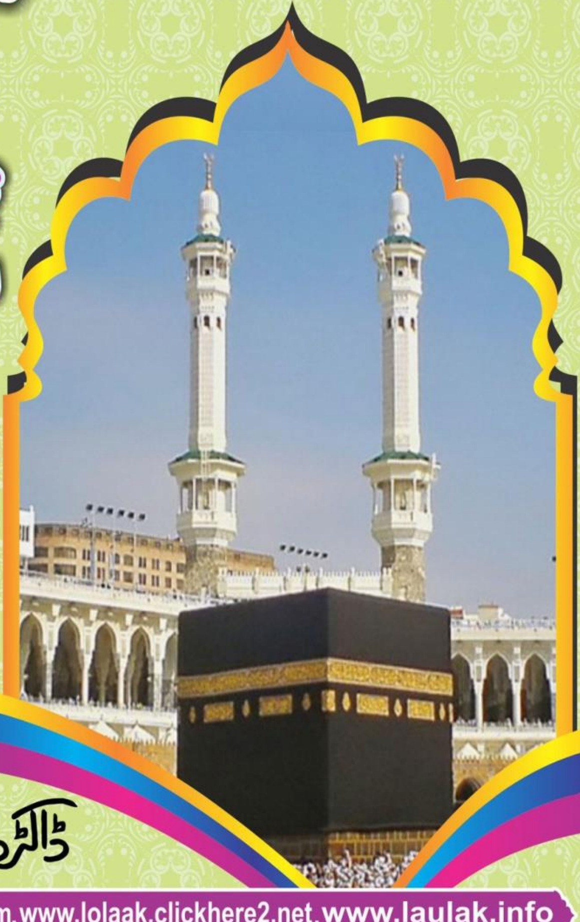

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کا وصال

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ: ۱ جلد: ۲۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

تحریک انصاف کا احتجاجی پروگرام......نقار خانہ اور طوطی	مولانا اللہ وسایا	03
سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	// //	04

مقالات و مضامین

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مشابہتیں	مولانا محمد سالم قاسمی	06
آب زم زم......دنیا کا بہترین پانی	سیّد محبوب رضوی دیوبند	12
مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام (عرض ناشر)	ادارہ	17
مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعزاز اور مبلغین ختم نبوت کا استقلال	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	21

شخصیات

حجۃ الاسلام حضرت الامام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد سفیان قاسمی دارالعلوم دیوبند	25
ڈاکٹر دین محمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	29
ڈاکٹر دین محمد فریدی کی مختلف یادیں	مولانا محمد ساجد	32

رد قادیانیت

قادیانیوں کے پھیلائے دو مغالطوں کا جائزہ	مولانا زاہد الراشدی	36
قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ......ایک جذباتی نعرہ یا ایمانی تقاضا؟	حافظ محمد انس	42
مرزائیت علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں	مولانا عتیق الرحمن سیف	43

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمن سیف	47
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	49

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

تحریک انصاف کا احتجاجی پروگرام ...... نقارخانہ اور طوطی

ہمارے ملک عزیز کے سابق وزیر اعظم جناب عمران خان نیازی صاحب کی جماعت تحریک انصاف نے ۲۴/نومبر ۲۰۲۴ء کو اسلام آباد میں دھرنا اور احتجاج کی کال دی تھی۔ جماعت کے تمام رہنماؤں کو ہدایت تھی کہ وہ ملک بھر سے جتنے لوگوں کو اس پروگرام پر لاسکتے ہیں لائیں، بلکہ ایم، این ایز اور ایم پی ایز کو ٹارگٹ دیا کہ اتنے اتنے شرکاء ہمراہ لائیں۔ ورنہ آئندہ ٹکٹ نہیں ملے گا۔ اس وارننگ کے ملنے پر تمام حضرات خوب متحرک رہے۔ اس باران حضرات کے اعلانات سے لگتا تھا کہ یہ فائنل راؤنڈ ہے۔ یہ شرکاء خالی ہاتھ نہیں جائیں گے کم ازکم پتھر اور غلیل تو ساتھ ہوں گے۔ اور واپسی پر خالی ہاتھ ہرگز اکیلے نہیں آئیں گے۔ جاتے ہوئے بشریٰ بی بی قیادت کریں گی، اور واپسی پر شرکاء کی قیادت بانی تحریک انصاف جناب عمران خان کریں گے۔

محترمہ بشریٰ بی بی کی قیادت کے اعلان نے کارکنوں کو نئے جذبے سے سرشار کیا، اور مرکزی رہنماؤں کو نمناک کردیا۔ وہ اسے اپنی ناکامی سے تعبیر کرنے لگے۔ دوسرا فریق یعنی وفاقی حکومت اس سے خاصی متفکر ہوئی کئی دن پہلے سالانہ مرمت کے نام پر موٹروے بند کردیئے گئے۔ ملتان سے سکھر کا موٹروے سب سے آخر میں بنا ہے اور بالکل نیا ہے۔ ملتان سے سکھر جانے والا ہر لمحہ اسلام آباد سے دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ بھی کمال دانشمندی سے بند کر کے حکومتی اداروں کے سربراہان کے ’’عقل کل‘‘ ہونے کا چمکتا دمکتا ثبوت فراہم کیا گیا۔ لاہور سے اسلام آباد و پشاور کی ریلوے سروس بند کردی گئی۔ گویا ملک کا پہیہ جام کرنے میں مظاہرین کے ساتھ حکومت نے بھی بھرپور حصہ ڈالا۔ اخبارات میں کہا گیا کہ ایک دن کے احتجاج سے ملک کو ایک سو نوے ارب کا نقصان ہوتا ہے۔ گویا ملک کو نقصان پہنچانے میں انتظام کے نام پر حکومت نے یومیہ نوے ارب روپے کا حصہ ڈالا۔ ملک کو مالیاتی و معاشی نقصان پہنچانے کے عمل میں ففٹی ففٹی کار خیر کے دونوں مرتکب ہوئے۔

حکومتی تمام انتظامات کے باوجود اخباری اعلانات کے مطابق پینتس ہزار کے لگ بھگ خیبر

پختونخواہ سے تحریک انصاف کا قافلہ اسلام آباد میں داخل بھی ہوگیا۔ اس میں بھی حکومت نے حصہ ڈالا کہ ان کو ریڈ زون ڈی چوک تک جانے کا موقعہ فراہم کیا گیا۔ پولیس اور رینجرز کے نوجوانوں پر بقول حکومتی مشینری کے دھرنا گروپ نے گاڑیاں چڑھا کر ان کی زندگی تمام کردی۔ حکومت نے اسے جواز بنا کر دھرنا والوں سے رات کی تاریکی میں اسلام آباد بالخصوص ڈی چوک خالی کرنے کا سامان کیا۔

محترمہ بشریٰ بی بی اور جناب امین خان گنڈا پور کو سلامتی کا راستہ مہیا کیا گیا۔ وہ ایبٹ آباد و ہزارہ سدھارے، کارکن حکومتی امن قائم کرنے کی سکیم میں کام آئے۔ انہوں نے بھاگ کر جانیں بچائیں۔ پھر بھی بعض پکڑے گئے۔ تحریک انصاف والوں کا کہنا ہے کہ ہمارے کارکنوں کی لاشیں گرائی گئیں، البتہ تعداد سینکڑوں سے اب ایک درجن پر لے آئے ہیں جب کہ حکومت کا مؤقف ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

نقصان ہوا ملک کا یا تحریک انصاف کا، اس پر تو معلومات آتی رہیں گی۔ البتہ ماریں گے مر جائیں گے عمران خان کو باہر لائیں گے کے نعرہ کی روح پرواز کرگئی۔ اب پارٹی میں اختلافات والزامات کا طوفان برپا ہے۔ حکومتی ٹیم اپنی کامیابی پر سرمست ہے، اتنی فرحان وشادان کہ مدارس کے متعلق پاس شدہ ایوان زیریں اور ایوان بالا کے بل پر جناب صدر مملکت زرداری صاحب دستخط نہیں فرما رہے، حکومتی مشینری نواز شریف صاحب سے شہباز شریف صاحب تک سبھی خاموش اور اندر راضی برضا ورغبت شادیانے بجائے جانے کا منظر ہے۔

حکومت واپوزیشن کے ان لچھنوں میں ملک اور عوام، دین واسلام کا خدا حافظ، جہاں پر پہنچنے کے یہ انداز ہوں وہاں چپ ہی بھلی، نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے؟

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے کہ ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کی ختم نبوت گولڈن جوبلی لاہور کی کامیابی اور ۱۰ ؍ اکتوبر ۲۰۲۴ء کے فیصلہ سپریم کورٹ سے عقیدہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کو قدرت حق کی طرف سے نیا حوصلہ ملا ہے، پورے ملک میں تحفظ ختم نبوت کے اجتماعات مثالی طور پر ریکارڈ کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔ کامیابی وکامرانی کا روپ اتنا نکھرا ہے کہ سب کو خیرہ کرگیا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت پون صدی سے سالانہ ختم نبوت کورس کی ایک شاندار سنہری روایت تسلسل کے ساتھ قائم ہے۔ چناب نگر میں بھی نصف صدی کے لگ بھگ سالانہ ختم نبوت کورس منعقد ہوتا ہے، جس میں درجہ رابعہ یا ایف اے پاس شرکاء کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

امسال یہ کورس ۸ فروری سے ۲۵ فروری ۲۰۲۵ء تک انعقاد پذیر ہوگا۔ تمام جماعتی ذمہ داران، بہی خواہان اور مجلس کے مبلغین کرام، دینی مدارس کے مہتمم صاحبان سے گزارش ہے۔ بالخصوص وہ حضرات جو یہ کورس کر چکے ہیں کہ وہ ساتھیوں کو تیار کر کے ان کے کوائف ابھی سے بھجوانا شروع کریں، تاکہ اسی کے مطابق انتظامات کو حتمی شکل دی جاسکے۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

کھبہ برادری پیلووینس کے چار افراد کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں مینار پاکستان پرے ستمبر ۲۰۲۴ء کو پچاس سالہ گولڈن جوبلی ختم نبوت کانفرنس کے بعد قادیانیت دم توڑنے لگی، قادیانی جوق در جوق ترک قادیانیت اور قبول اسلام کا اعلان کر رہے ہیں۔

ملک بھر کی طرح ضلع خوشاب کے معروف علاقہ پیلووینس کی کھبہ برادری کے بااثر قادیانی گھرانہ کے نوجوان عدنان کاشف کھبہ جو کہ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں زیر تعلیم ہیں، انہوں نے قادیانی کتب کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد مرزا غلام قادیانی کی واضح کفریہ توہین آمیز عبارات کو پڑھ کر ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۴ء کو قبول اسلام کا اعلان کیا۔

بعدازاں انکے نانا جی ملک امان اللہ کھبہ جو کہ علاقہ کی معروف سیاسی سماجی شخصیت ہیں انہوں نے اور انکی ہمشیرہ حیاتاں بی بی اور برادری کے ایک نوجوان تکریم احمد نے قادیانیت کو ترک کرنے کا اعلان کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد اور مفتی عمر دراز حسین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روڈہ، کے ٹی وی کے ڈاکٹر حسن رانا لاہور کے ہمراہ انکے ہاں حاضر ہوئے اور مبارکباد پیش کی، اور استقامت کی دعا کی۔

ننکانہ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

چک نمبر ۶۳/۱۰ منشی والا تحصیل وضلع ننکانہ کے رہائشی جناب خضرت حیات ولد محمد انور قوم راجپوت بھٹی نے قادیانی مذہب کے متعلق تحقیق کے بعد قادیانیت کو جھوٹا اور گمراہ کن مذہب سمجھتے ہوئے چار حرف بھیج کر مولانا کاشف جاوید جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اور بیان حلفی جمع کرایا کہ میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو مسلمان نہیں سمجھتا بلکہ قادیانی جھوٹے اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے عقائد وتعلیمات کو کفریہ سمجھتا ہوں۔ اب میرا قادیانیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اللہ رب العزت نومسلم کو دین مستقیم پر استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین!

سیدنا صدیق اکبرؓ کی ذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند مشابہتیں

مولانا محمد سالم قاسمی

اخلاص عمل، علم صحیح، اور کمال اخلاق، نبوت کے وہ بنیادی اوصاف ہیں کہ ان میں سے جس کو جتنا حصہ ملا، وہ اسی درجے میں نبوت کی معنوی بارگاہ کے مقربین میں شمار ہوگیا۔ صحابہ کرامؓ کی طبقاتی خصوصیت یہی ہے کہ فیضان نبوت کے طفیل میں ان میں سے کوئی قرب خداوندی کے ان تین بنیادی اوصاف میں بفرق مراتب حصہ دار بننے سے محروم نہیں رہا، اور اس پر صحبت نبوی کی سعادت ان کا وہ مشترک امتیاز ہے کہ ان کے بعد تا قیام قیامت اس امتیاز میں کوئی ان کا شریک وسہیم نہیں ہوسکے گا، کسی مادی کمال کو قبول کر لینے میں انسانوں کی فکری استعدادیں جس طرح مختلف ہیں اسی طرح باطنی کمالات کے قبول کر لینے میں بھی یکساں نہیں ہیں، اور باطنی کمالات میں آخری مرتبہ کمال ''نبوت'' ہے، لیکن اس منصب جلیل میں بھی انبیاء علیہم السلام کے استعدادی فرق کو نہ صرف یہ کہ برقرار ہی رکھا گیا بلکہ حق تعالیٰ نے اس کا خاص اعلان بھی فرمایا ہی: ''تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض'' ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ (القرآن)

اگرچہ کمالات نبوت کو قبول کر لینے کی جن فطرتوں کو وہ خصوصی استعدادیں مرحمت فرمائیں گئیں کہ جو کہ عام بنی نوع انسان میں ودیعت نہیں فرمائی گئیں۔ لیکن اس استعدادی عطیہ خصوصی کے باوجود اگر انبیاء علیہم السلام میں فضل وکمال اور فضیلت وامتیاز عنداللہ متفاوت ہوسکتا ہے بلکہ ہوا ہے تو اسی مقدس طبقہ انبیاء کے رأس رئیس سید النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان حق ترجمان اگر اپنے مرتبہ شناسوں میں سے کسی کے بارے میں رجال غیب سے سن کر یہ اعلان کرے کہ فلاں کی آسمانوں میں شہرت اس کی زمین کی شہرت سے زیادہ ہے یعنی بالفاظ دیگر فلاں میں فیضان نبوت کو قبول کرنے کی استعداد دوسروں سے زیادہ ہے حتی کہ وہ اپنی استعداد تام کی وجہ سے ملائکہ کی محفلوں میں بھی نہ صرف جانا پہچانا ہے، بلکہ شہرت یافتہ ہے۔

جیسا کہ صدیق اکبرؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔ ''عن ابی ھریرۃ قال ھبط جبریل الی النبی ﷺ توقف ملیا بناحیۃ فمر ابو بکر رضی اللہ عنہ الصدیق، فقال جبریل علیہ السلام، یامحمد! ھذا ابی قحافہ، فقال یاجبریل او تعرفونہ فی السماء؟ فقال والذی بعثک بالحق لھو فی السماء اشھر فی الارض وان اسمہ فی السماء حلیم'' ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کچھ دیر تک ایک جانب ٹھہرے رہے اتنے میں ابوبکر صدیقؓ گزرے، تو جبریل علیہ السلام نے

فرمایا کہ اے محمد یہ ابن ابی قحافہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جبرئیل کیا تم آسمانوں میں ان کو پہچانتے ہو؟ کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا کہ ابوبکر آسمانوں میں زمین سے زیادہ مشہور ہیں اور آسمانوں میں ان کا نام ''حلیم'' ہے۔ (الریاض النضرہ ج ا ص ۵۰)

یا کسی کے بارے میں ارشاد ہو کہ ''میری دعوت کو سن کر ہر ایک نے کچھ نہ کچھ مجھ سے سوال وجواب ضرور کئے، لیکن ''فلاں'' نے میری بات کو ہمیشہ بغیر تامل قبول کیا ہے، جیسا کہ صدیق اکبرؓ ہی کے بارے میں دوسرے موقع پر ارشاد ہے کہ: ''ان رسول اللہ قال ما کلمت فی الاسلام احدا الا وابیٰ ع وراجعنی فی الکلام الا ابن ابی قحافۃ فانی لم اکلمہ فی شئی الا قبلہ، واستقلم علیہ (رواہ ابونعیم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جس سے بھی اسلام کے بارے میں بات چیت کی تو ابتدائً اس نے انکار بھی کیا اور مجھ سے سوال وجواب بھی کئے لیکن (ابوبکر) ابن ابی قحافہ سے جب بھی کوئی بات کہی تو انہوں نے نہ صرف فوراً قبول کرلیا بلکہ اس پر جم بھی گئے۔

ظاہر ہے کہ یہ ہر دو منقول صدیق اکبرؓ کی نبوت کے اوصاف خصوصی سے فطری مناسبت کی وزنی دلیلیں اسی کے لیے قابل قبول بن سکتی ہیں کہ جو زبان نبوت کی صداقتوں میں کسی تردد کا شکار نہ ہو۔ بالفاظ دیگران کمالات کے مخاطب وہ لوگ یقیناً نہیں ہیں کہ جو یہود ونصاریٰ سے بھی گئے گذرے ہوں کہ یہود نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو دنیا کا بہترین انسان قرار دیا، اور نصاریٰ نے اپنے نبی عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو بہترین انسان قرار دیا، لیکن ان دشمنان عقل کو کیا کہیے، جو حضرت محمد ﷺ کو اپنا نبی کہنے کے باوجود آپ ﷺ کے اصحاب کو دنیا کا ''بدترین انسان'' قرار دیتے ہیں، اور پھر بھی چاہتے ہیں کہ دنیا ان کی عقلوں کا ماتم نہ کرے۔ ؎

بریں عقل ودانش بباید گریست

صفت رحمت وشفقت میں صدیقؓ کی آپ ﷺ سے مشابہت

نبوت محمدیہ ﷺ کا ذاتی امتیاز ''عالمگیر رحمت وشفقت'' تھا، ''ومارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین'' اس سراپائے رحمت ﷺ کے آب وگل سے پردہ کناں ہوجانے کے بعد براہ راست وہی اس ذات کی قائم مقامی کر بھی سکتا تھا جس کی فطرت سلیمہ نبوت کے وصف ممتاز کی سب سے بڑی امین ہو، اور جب کہ اس وصف ممتاز میں صدیق اکبرؓ کی اپنے بعد پوری امت پر برگزیدگی کو ان سے زیادہ افضل یعنی نبی کریم ﷺ تسلیم فرمارہے ہوں اور صحابہ کرامؓ اپنے پورے طبقے پر ان کی فضیلت کا برملا اعتراف کررہے

ہوں، اس کے بعد بھی صدیقؓ کی عظمت وافضلیت اگر کسی کے نزدیک مشکوک اور مشتبہ ہی رہتی ہے تو حقیقتاً یہ اس کی صداقتوں کی نفی ہوگی جس کو صادق وامین کا لقب دینے میں غیروں نے پہل کی ہے اور ان کی تکذیب ہوگی، جن کی صادق وامین نے تصدیق فرمائی ہے، چنانچہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ: ''خیر ھٰذہ الامة بعد نبیھا ابو بکر، فلم ینھٰانبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں ابو بکر سب سے بہتر ہیں لیکن آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ پھر سکوت پر ہی اکتفاء نہیں فرمایا، بلکہ صحابہ کرامؓ کے اس وجدان کی اپنے قول سے بھی ابدی توثیق فرمائی۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: ''ان رسول اللہ ﷺ قال، ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ خیر الاولین والاٰخرین وخیر السماء والارضین الا النبیین المرسلین '' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء مرسلین کے سوا ابو بکر وعمرؓ اولین وآخرین میں، زمینوں اور آسمانوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں۔ (رواہ حاکم)

صدیق اکبرؓ کی بچوں پر شفقت میں حضور ﷺ سے مشابہت

عہد خلافت میں صدیق اکبرؓ کی بچوں پر شفقت ورحمت کو دیکھ کر دیکھنے والوں کی نگاہوں میں ''عہد نبوت'' کا منظر سامنے آجاتا تھا، بچے کھیلتے ہوتے تو ''السلام علیکم یا صبیانٗ کہہ کر گزرتے اور بچے اس انداز شفقت پر ''یا ابتاہ، یا ابتاہٗ کہہ کر حضرت صدیق اکبرؓ کے پاؤں اور گھٹنوں سے لپٹ جاتے اور صدیق اکبرؓ ممبر نبوی ﷺ پر خطبہ دے رہے ہیں کہ حضرت حسنؓ کو لڑکپن کی معصومیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا اس منبر پر خطبہ دینا یاد آجاتا ہے تو بے اختیار صدیق اکبرؓ کا دامن پکڑ کر فرماتے ہیں: ''انزل عن مجلس ابی'' میرے باپ کی جگہ سے نیچے اتریئے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو بحالتِ خطبہ حضرت حسنؓ کو گود میں اٹھا لینے کا وہی موقع میسر آتا ہے کہ جو حضور ﷺ کے ساتھ پیش آچکا تھا، حسنؓ کو فوراً گود میں اٹھا لیتے ہیں اور آبدیدہ ہو کر فرماتے ہیں: ''مجلس ابیک لا مجلس ابی، مجلس ابیک لا مجلس اٰبیٗ تیرے ہی باپ کی جگہ ہے میرے باپ کی نہیں۔

سرِ راہ اگر حسنؓ مل جاتے تو فوراً کندھے پر بٹھا لیتے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرماتے: ''ھٰذا اشبہ بالنبی ﷺ لا بک یا علی رضی اللہ عنہ، وعلیّ یضحکٗ اے علیؓ تمہارا یہ بچہ حضور ﷺ سے مشابہ ہے تم سے نہیں اور حضرت علیؓ ہنس پڑتے۔

صدیق اکبرؓ کے اعمال پر نوعیت ثواب میں حضور ﷺ سے مشابہت

بکر ابن عبداللہ المزنیؒ نے فرمایا کہ: '' افضلکم ابو بکر بصوم وصلوۃ ولا کن بشئی ف

قلبہ‘‘ابوبکرؓ کی تم پر فضیلت صوم وصلوۃ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس خاص چیز کی وجہ سے ہے جو ان کے دل میں ہے۔(یعنی کمال اخلاص)

حدیث ذیل سے اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ قلب محمدیﷺ کے بعد قلب صدیقی ہی اس اخلاص کا حامل تھا کہ جس نے نوعیت اجر وثواب میں بھی صدیق اکبرؓ کو حضورﷺ سے مشابہ بنا دیا تھا۔’’عن علی ابن ابی طالب قال سمعت رسول اللہﷺ یقول لابی بکرؓ ان اللہ اعطانی ثواب من اٰمن بہ منذ خلق اٰدم الیٰ ان بعثنی وان اللہ قد اعطاک ثواب من اٰمن بی منذ بعثنی الیٰ ان تقوم الساعۃ‘‘(الریاض النضرہ ج۱ ص۱۱۹)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورﷺ وابوبکرؓ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ ان سب کے برابر ثواب عطا فرمایا کہ جو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر میری بعثت کے وقت تک اس پر ایمان لائے ہیں اور تمہیں تنہا کو ان کے برابر ثواب عطا فرمایا ہے کہ جو میری بعثت سے قیامت کے قائم ہونے تک مجھ پر ایمان لائیں گے۔

الہامی نام میں صدیق اکبرؓ کی حضورﷺ سے مشابہت

حضورﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ کو ہاتف غیبی نے یہ بشارت دی کہ سید البشر آپ کے یہاں آنے والے ہیں ان کا نام ’’محمد‘‘ رکھنا، نام کی اس الہامیت میں بھی اللہ نے صدیق اکبرؓ کو شرف بخشا ’’معانی العرش الیٰ غوانی الفرش‘‘ میں علامہ زبیدی نے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

مہاجرین وانصار ایک مرتبہ حضورﷺ کے پاس جمع تھے تو ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا، ایک مرتبہ میرے والد ہاتھ پکڑ کر مجھے صنم خانہ میں لے گئے، اور ایک بت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے اس کو سجدہ کرو، اور یہ کہہ کر مجھے وہاں تنہا چھوڑ کر چلے گئے، میں اس بت کے قریب آیا، اور کہا، میں بھوکا ہوں، مجھے کچھ کھلا، تو اس نے کچھ جواب نہیں دیا، میں نے کہا کہ میں ننگا ہوں، مجھے پہنا، اس نے اس کا بھی کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے ایک بڑا پتھر اٹھایا، اور کہا کہ میں یہ پتھر تجھ پر مارتا ہوں، اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا! اس نے تب بھی کچھ جواب نہیں دیا۔ تب میں نے وہ پتھر اس بت کے سر پر دے مارا، جس سے اس کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اس کے بعد وہاں میرے والد آ گئے، اور یہ منظر دیکھ کر کہنے لگے کہ’’ بیٹے یہ کیا کیا؟ میں نے کہا، وہی کیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو وہ مجھے میری والدہ کے پاس لے کر گئے، اور انہیں سارا واقعہ بتلایا، انہوں نے کہا کہ ان کو کچھ نہ کہیے اس لیے کہ ان کے بارے میں منجانب اللہ ایک عجیب بات میرے کانوں میں ڈالی گئی ہے، میں نے والدہ سے پوچھا، کہ وہ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جب تیری ولادت کا وقت قریب آیا تو اس وقت

میرے پاس کوئی نہیں تھا۔ تو میں نے ایک غیبی آواز سنی جس نے یہ الفاظ کہے۔ ’’یا امۃ اللہ علی التحقیق ابشری بالولد العتیق اسمہ فی السماء الصدیق لمحمد صاحب ورفیق حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابو بکرؓ کی اس بات کے ختم ہونے کے فوراً بعد حضور ﷺ کے پاس جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو بکرؓ نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔‘‘ (اخرجہ ابن عساکر بسند صحیح نبراس ص ۴۸۵)

ایمان کی اولیت میں صدیقؓ کی حضور ﷺ سے مشابہت

ازل میں اللہ نے تمام اولاد آدم کو نکالا، اور پھر خطاب فرمایا ’’الست بربکم‘‘ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ اس سوال کے جواب میں اللہ کی ربوبیت اور الوہیت کا سب سے پہلا وہ اقرار، جس کا نام ایمان ہے خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور اس رہبری کے بعد سب پکار اٹھے ’’قالوا بلیٰ‘‘ سب نے کہا، بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ اسی عہد الست کی یاددہانی جب محمد رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لاکر فرمائی، تو اس کی مردوں میں سب سے پہلے تصدیق حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرما کر اولیت ایمان میں بھی حضور ﷺ کی مشابہت کی سعادت حاصل کی، بلکہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت سے بھی قبل جب بحیرہ راہب نے یہ خبر دی تھی کہ یہ محمد عن قریب نبی مبعوث بننے والے ہیں، تو حضرت صدیق اکبرؓ اس وقت آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لاچکے تھے۔

اخلاقیات میں صدیق اکبرؓ کی حضور ﷺ سے مشابہت

حضرت صدیق اکبرؓ اپنے عام اور معروف اخلاق میں بھی رسول اللہ ﷺ کے بعینہ نمونہ تھے، چنانچہ حضور ﷺ پر پہلی مرتبہ جب غار حرا میں وحی کا نزول ہوا، اور آپ ﷺ وہاں سے مکان پر تشریف لائے تو غیر معمولی ہیبت آپ ﷺ پر طاری تھی، اس موقعہ پر ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ نے جن الفاظ میں حضور ﷺ کو تسلی دی تھی، وہ یہ تھے۔ ’’واللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف، وتعین علیٰ نوائب الحق آپ کو خدا تعالیٰ کبھی رسوا نہ کرے گا، آپ ﷺ صلہ رحمی فرماتے ہیں ہر ایک کے کام آتے ہیں، غرباء پروری اور مہمان نوازی فرماتے ہیں، اور راہ حق کے مصیبت زدگان کی مدد فرماتے ہیں۔

ٹھیک اسی طرح ابن الدغنہ نے بھی قریش کے سامنے جب کہ وہ صدیق اکبرؓ کو مکہ سے نکالنے کے درپے تھے، ان کے بعینہ یہی فضائل بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ: ’’اتخرجون رجلا یکسب المعدوم ویصل الرحم ویحمل الکل، ویقری الضیف ویعین علی نوائب الحق (بخاری کتاب الکفالہ) کیا تم

ایسے آدمی کو شہر بدر کر رہے ہو کہ جو غرباء پروری کرتا ہے، صلہ رحمی کا لحاظ رکھتا ہے، ہر ایک کے کام آتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے، اور راہ حق کے مصیبت زدگان کی مدد کرتا ہے۔

یوم وفات میں صدیق اکبرؓ کی حضور ﷺ سے مشابہت

دوشنبہ کا دن حضور ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کا دن ہے صدیق اکبرؓ اپنے دو سال تین مہینے اور دس روز کے زمانہ خلافت کے بعد اسی دوشنبہ کے دن میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے، اس طرح اللہ نے یوم وفات میں بھی صدیق اکبرؓ کی حضور ﷺ سے مشابہت کا سامان فرمادیا۔ رضی اللہ وعن کل الصحابہ اجمعین !

مولانا شجاع آبادی کی گوجرانوالہ آمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مجلس گوجرانوالہ کی دعوت پر دو روز کے لیے تشریف لائے۔ ۷/ نومبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جامع مسجد شیر شاہ سوری چمن شاہ اور دیگر مساجد میں بیانات ہوئے۔ ۸/ نومبر کو صبح کی نماز کے بعد مجلس گوجرانوالہ کے مرکزی دفتر کنگنی والا سے ملحق جامع مسجد ختم نبوت میں درس دیا۔ جمعۃ المبارک ۸/ نومبر کا خطبہ مدرسہ انوار الاسلام عمر ٹاؤن علی پور چھٹہ میں مولانا محمد افضال کھٹانہ کی دعوت پر خطبہ دیا۔ اسی روز عشاء کی نماز کے بعد کوٹ ہرا میں مولانا عبدالوحید کی دعوت پر جلسہ سے خطاب کیا۔ کوٹ ہرا کسی زمانہ میں قادیانی دجل وفریب کا مرکز ہوتا تھا۔ مسلم قادیانی رشتہ داری اور شادی بیاہ معیوب نہیں سمجھتا تھا۔ مولانا شجاع آبادی نے تفصیل سے بیان کیا کہ مسلمان اور قادیانی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ مقدمہ بہاولپور کی تفصیلات بیان کیں اور سامعین سے وعدہ لیا کہ وہ آئندہ رشتہ داری نہیں کریں گے۔

بار ایسوسی ایشن لودھراں میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب

بار ایسوسی ایشن لودھراں ۱۸/ نومبر کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے، وکلاء کو عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی خاطر پر راجہ ظفر الحق ایڈوکیٹ، جناب محمد اسماعیل قریشی، جناب رشید مرتضیٰ کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا شجاع آبادی کی چناب نگر تشریف آوری

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جامعہ ختم نبوت میں تخصص فی الفقہ کی کلاس کو ۱۱ تا ۱۴/ نومبر ظہر سے عصر تک التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کے کچھ اسباق پڑھائے۔

آبِ زم زم ...... دنیا کا بہترین پانی

سید محبوب رضوی دیوبند

''زم زم'' کے نام سے سطح زمین پر ایک ایسا پانی نمودار ہوا جو اپنی حیات آفرینی اور نشو ونما میں دوسرے تمام پانیوں پر سبقت لے گیا۔ ''زم زم'' کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک عہد سے ہوتی ہے۔ ذیل کے مضمون میں اسی ''زمزم'' کے حالات پیش کئے گئے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے زمانے میں بیت المقدس کے قریب دیار لوط (علیہ السلام) میں ایک ایسے پانی کی نمود ہوئی جو پانی کی عمومی افادیت سے یکسر محروم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ہلاکت آفرینی میں بے مثال ہے۔ بیت اللہ کے قریب مشرق کی جانب کھڑے ہوں ہو تو مطاف کے متصل بائیں جانب بیت اللہ سے ۴۰ ذِراع کے فاصلے پر زمزم کا کنواں موجود ہے۔ جو کہ متعدد ناموں سے موسوم ہے۔ لسان العرب میں زمزم کے حسب ذیل نام بتلائے گئے ہیں۔ ''زمزم، مکتومه، مضنونه، شباعة، سقیاء، الررواء، رکفته جبریل، هزمة جبریل، شفاء سقم، طعام طعم، حفیرة عبدالمطلب، زمزام، زوازم، زوزمٌ (لسان العرب ج ۱۵، ص ۱۲۶)

زمزم کی وجہ تسمیہ

مؤرخین کا خیال ہے کہ زمزم ''زمزمہ'' سے ماخوذ ہے۔ ''روی عن الحربی سمیت زمزم بزمزمة الماء وهی صوتهٗ حربی سے روایت ہے کہ زمزم کو زمزم اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے پانی کے نکلنے سے زمزمہ پیدا ہوتا ہے۔ عربی لغت میں زمزم اور زمزمہ کے معنی ہیں: ''دور سے گنگناہٹ سنائی دینا، بکھری ہوئی چیز کو جمع کرنا، حفاظت کرنا۔ زمزم وزمزام وزوزم وزوازم، بہت پانی، کھاری پانی۔''

(مصباح اللغات مطبوعہ ندوۃ المصنّفین ص ۳۲۱)

فرشتے کی زمین پر ایڑی مارنے سے جب پانی نکلنا شروع ہوا تو اس سے جو زمزمہ (آواز) حضرت ہاجرہ نے سنا اسی پر اس کو زمزم کہہ کر پکارا گیا۔

ایک روایت یہ ہے کہ سریانی زبان میں زمزم کے معنی ٹھہر، ٹھہر کے ہیں۔ چشمے سے جب پانی ابلنے لگا تو حضرت ہاجرہ نے منڈیر بنا کر اس کو روکنا چاہا۔ اس موقع پر بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا ''زم زم'' اس لئے یہ چشمہ زمزم کے نام سے موسوم ہو گیا۔ (فتاویٰ عثمانی ج ۶ ص ۲۲۰)

تورات میں اس طرح موسوم کرنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ خود حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نام بھی اس طرح رکھا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خداوندی کے مطابق جب زمزم کے قریب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے بیت اللہ تعمیر کیا تو آپ نے اسی فرزند رشید کو اس کی نگرانی سپرد کی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ۱۳۷ سال کی عمر میں وفات پائی اور خانہ کعبہ کے قریب اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

زمزم کی تولیت

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فرزندوں میں سے ایک نام قیدار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی قیدار کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد ان کے بڑے فرزند نابت (نبایوط) زمزم کے متولی ہوئے۔ نابت کے انتقال کے بعد ان کے نانا مضاض نے اس منصب پر قبضہ کرلیا۔ (تاریخ اخبار مکہ ص ۴۸)

عرصہ تک بنی جرہم میں مضاض کی اولاد زمزم کی نگہبانی کرتی رہی۔ یہاں تک کہ عرب کے ایک قبیلہ خزاعہ نے زمزم کو بنی جرہم سے چھین لیا۔ جرہم کے سردار عمرو بن حارث نے جب یہ متاع عزیز چھنتی دیکھی تو زمزم کو بند کر کے اسے بے نام ونشان کر دیا۔

پانچویں صدی عیسوی کے اوائل میں قریش (آل اسماعیل) کو اپنے ایک پر جوش اور باہمت سردار قصی بن کلاب کی قیادت میں پھر بیت اللہ کی نگہبانی کا منصب جلیل حاصل ہوگیا۔ قصی کی چوتھی پشت میں عبدالمطلب پیدا ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے۔ پورے قریش میں دانشمندی اور بلند نظری میں کوئی ان کا ہم سر نہ تھا۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ زمزم کو جو عرصہ سے بند اور بے نام ونشان تھا کسی طرح اس کا پتہ چل جائے تو اسے پھر سے جاری کر دیں۔ ایک مرتبہ عبدالمطلب نے خواب میں اس کا نشان دیکھا۔ صبح کو اپنے فرزند حارث کو ساتھ لے کر جگہ کھودی تو زمزم موجود تھا۔ پھر از سر نو پانی جاری ہوگیا۔

زمزم کی فضیلت

زمزم کا پانی صرف پیاس ہی نہیں بجھاتا بلکہ اس میں غذائیت بھی ہے۔ وہ جسم کو پروان چڑھاتا اور قوت ہاضمہ کو مدد دیتا ہے۔ اس نے حضرت ہاجرہ کو حصول معاش سے مطمئن کر دیا۔ زمزم کی فضیلت میں کتب احادیث میں متعدد روایتیں منقول ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب آغاز اسلام کے زمانے میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی خبر سن کر مکہ مکرمہ آئے تو ان کو پورے ایک مہینہ تک بارگاہ نبوت میں حاضری کا موقع نہ مل سکا۔ زاد راہ کچھ موجود نہ تھا۔ صرف زمزم کا پانی پی کر یہ مدت بسر کی۔ خود ان کا بیان ہے کہ: ’’فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما اجد علی کبدی سخفة جوع ‘‘ میں موٹا ہوگیا۔ حتیٰ کہ میرا

پیٹ بڑھ گیا۔ میں اپنے جگر میں بھوک کے ضعف کا کوئی اثر نہیں پاتا تھا۔ (صحیح مسلم مطبوعہ مصر ج۱۶ ص ۳۰)

حضور اکرم ﷺ نے یہ سن کر آب زمزم کے بارے میں فرمایا: ''انها مبارکة انها طعام طعم اس میں برکت ہے اور سیر کرنی والی غذا ہے۔ (صحیح مسلم ایضاً)

معجم کبیر طبرانی میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''ہم زمزم کو شباعہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی سیر کرنے والا۔ کیونکہ اس کے پینے سے پیٹ بھرتا ہے اور ہم اہل وعیال کے لیئے اسے اچھی چیز پاتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر ماء علی وجه الارض ماءزمزم'' بہترین پانی دنیا میں آب زمزم ہے۔ (معجم کبیر طبرانی وابن حبان بحوالہ تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۸۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک تیسری روایت دار قطنی میں یہ منقول ہے کہ: ''ماء زمزم لما شرب له فان شربته تستشغی'' زمزم کا پانی جس غرض کے لئے پیا جائے وہی غرض سے پئے گا۔

''شفاک الله و ان شربته لشبعک اشبعک الله و ان شربته اقطع ضماء ک قطعه الله هزمة جبریل و سقیاء الله لاسمٰعیلؑ تو اللہ تعالیٰ تجھ کو شفا دے گا اور اگر سیر ہونے کے لئے پئے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو سیر کرے گا اور اگر پیاس بجھانے کے لئے پئے گا تو اللہ تعالیٰ تیری پیاس بجھائے گا۔ وہ جبریل کا پاؤں مارنا اور اللہ کا اسماعیل کو پانی پلانا ہے۔

حاکم نے مستدرک میں اس پر اتنا زیادہ کیا ہے: ''وان شربته مستعیذاً أعاذک الله'' اور اگر تو اس کو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لئے پئے گا تو وہ تجھے پناہ دے گا۔ (دار قطنی ومستدرک بحوالہ تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۸۷)

جامع صغیر میں ہے کہ: ''لا یجمع ماء زمزم و نار جهنم فی جوف عبد'' زمزم کا پانی اور جہنم کی آگ دونوں انسان کے شکم میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (شیخ حسین عبداللہ باسلامہ کی تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۶۸، ۱۹۳)

زمزم پینے کے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: ''اللهم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفآء من کل داءٍ'' اے اللہ مجھے فائدہ پہنچانے والا علم عطاء فرما اور میرے رزق میں وسعت دے اور ہر بیماری سے مجھے شفا بخش دے۔

زمزم کا پانی بیٹھ کر پینے کے بجائے کھڑے ہو کر پینا مسنون ہے۔ بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ نے آب زمزم کھڑے ہو کر پیا۔'' (صحیح بخاری کتاب الاشربہ)

آنحضرت ﷺ کو آب زمزم بہت مرغوب تھا۔ فتح مکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ مکہ کے نامور خطیب سہیل بن عمرو کو خط لکھ کر زمزم طلب فرمایا۔ مکتوب گرامی میں تحریر تھا کہ: ''ان جآء کتابی لیلاً فلا

تصبحن او نہاراً أفلا تمسين حتی تبعث الی من مآء زمزم یہ خط پہنچتے ہی فوراً مجھے آب زمزم بھیج دو۔

(رسالات نبویہ ص ۱۵۴)

چنانچہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے آب زمزم کی دو مشکیں اونٹ پر لدوا کر خدمت اقدس میں مدینہ منورہ بھیج دیں۔ مرحوم سلطان ابن سعود اور برطانوی وزیراعظم مسٹر چرچل کی ایک ملاقات میں سلطان کے خادم نے آب زمزم کا ایک گلاس مسٹر چرچل کو پیش کیا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے چرچل نے لکھا ہے کہ: ’’سلطان کے خادم نے مجھے آب زمزم کا ایک گلاس پیش کیا جو اتنا شیریں اور لذیذ تھا کہ میں نے زندگی بھر کبھی نہیں پیا۔‘‘
(روزنامہ پیام وطن دہلی مؤرخہ ۲۹ رنومبر ۱۹۵۵ء)

زمزم کی کیمیاوی تحلیل

موجودہ سائنسی دور میں زمزم کے پانی کی کیمیاوی تحلیل سے اس میں حسب ذیل معدنی اجزاء کا انکشاف ہوا ہے۔ (۱) میگنیشم سلفیٹ، (۲) سوڈیم سلفیٹ، (۳) سوڈیم کلورائیڈ، (۴) کیلشیم کاربونیٹ، (۵) پوٹاشیم نائٹریٹ، (۶) ہائیڈروجن سلفائیڈ۔ ان اجزاء میں حسب ذیل خواص پائے جاتے ہیں۔

میگنیشم سلفیٹ: کا استعمال اعضاء کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ قے، متلی اور دوران سر کے لئے بے حد مفید ہے۔ دست آور ہوتا ہے اور استسقاء کے لئے بڑا نفع بخش ہے۔ جسم کے تشنجی مادہ کو ختم کر کے مضر اجزاء کی بیخ کنی کرتا ہے۔

سوڈیم سلفیٹ: یہ ایک قسم کا نمک ہے جو قبض کو رفع کرتا ہے۔ وجع المفاصل کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ ذیابیطس، خونی پیچش، پتھری اور استسقاء کے مریضوں کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔

سوڈیم کلورائیڈ: انسانی خون کے لئے یہ نمک بہت اہمیت رکھتا ہے۔ تنفس کی صفائی اور جسمانی نظام کی برقراری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آنت اور پیٹ کے مسلسل درد اور ہیضے میں بے حد نفع بخش سمجھا جاتا ہے۔ متعدد قسم کے زہروں کے لئے بہترین تریاق ہے۔ خصوصاً کوئلے کے دھوئیں کی زہریلی گیس کاربن مانو اکسائیڈ کی سمیت اس کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے۔ یہ نمک اعضاء کی کمزوری کو بھی دور کرتا ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ: خوراک کو ہضم کرنے، پتھری کو توڑنے اور وجع المفاصل کے لئے مفید ہے۔ اعضاء کی حدت اور لو کا اثر زائل کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پوٹاشیم نائٹریٹ: تھکن اور لو کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ پیشاب آور ہے۔ دمہ کے لئے بھی مفید ہے۔ پسینہ بکثرت لاتا ہے۔ زمزم کے پانی کو ٹھنڈا رکھنے میں پوٹاشیم نائٹریٹ کا بڑا حصہ ہے۔

ہائیڈروجن سلفائیڈ: تمام جلدی امراض خصوصاً خنازیر کے لئے نفع بخش سمجھا جاتا ہے۔ شدید

زکام میں اس کے استعمال سے راحت محسوس ہوتی ہے۔ جراثیم کش ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے ہیضے کے جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ قوت حافظہ اور دوسری دماغی قوتوں کو تقویت پہنچاتا ہے اور غذا کو ہضم کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔ بواسیر کے مریضوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

ہائیڈروجن سلفائیڈ زمزم میں خاص طور سے موجود ہے۔ تازہ زمزم پینے سے اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ غرض کہ آب زمزم نہ صرف ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے بلکہ بہت سے فوائد کے لحاظ سے خاص اثر رکھتا ہے۔ بعض قدرتی چشمے جو زمین کے طبقات میں کیمیاوی اجزاء کے مخزم سے گزر کر ابلتے ہیں، مخصوص خواص رکھتے ہیں اور اکثر ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ جن سے ہزاروں انسان مستفید ہوتے ہیں۔ اسی قسم کے ایک چشمے کا ذکر قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ میں بھی ملتا ہے۔ ’’**ارکض بر جلک هذا مغتسل بارد** وشراب (سورۃ صٓ)‘‘ (اے ایوب) اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کی ٹھنڈی جگہ اور پینے کا پانی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اسی پانی کو پی کر اور اس سے غسل کر کے اپنے طویل مرض سے صحت یاب ہوئے تھے۔

زمزم کو جاری ہوئے چار ہزار سال گزر چکے ہیں۔ روزانہ بے شمار آدمی اس کا پانی پیتے ہیں اور تبرک کے طور پر آب زمزم دنیا کے ہر خطے میں پہنچتا ہے اور ہر وقت اس کا پانی نکلتا رہتا ہے۔ مگر اس میں کبھی کمی نہیں آتی۔ آب زمزم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ خواہ کتنی ہی مدت تک رکھا رہے مگر اس میں جو پیدا نہیں ہوتی۔

مردان میں کانفرنسیں

۱...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کزچم ۴ر نومبر بعد از ظہر منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا سید عباداللہ کاکاخیل نے کی۔ مولانا قاری اکرام الحق نے پشتو زبان میں اور مولانا محمد اسماعیل نے اردو میں بیان فرمایا۔

۲...... جامع مسجد النور بلال کالونی میں ۴ر نومبر بعد از عصر جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تفصیلی بیان کیا اور سہ روزہ ختم نبوت کورس میں شریک ہونے والے حضرات کو سندات مولانا شجاع آبادی کے ہاتھوں دلائی گئیں۔

۳...... اسی روز جامع مسجد دفتری طورو میں ظہر کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔ نیز جامع مسجد ڈیرے بھاگو باندہ چک پنجھتار میں ۴ر نومبر کو قبل نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا سید عباداللہ کاکاخیل، مولانا قاری اکرام الحق اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام

عرض ناشر

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ سید الرسل و خاتم الانبیاء، اما بعد

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد اسلامیان پاکستان خصوصیت سے دونئی آزمائشوں سے دوچار ہوئے۔ ایک ناصبی گروہ جس کے بانی محمود احمد عباسی کراچوی تھے اور دوسری آزمائش انکار حیات النبی ﷺ کے عقیدہ کی ایجاد نو تھی۔ ہمارے بزرگوں نے دونوں آزمائشوں کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا اور ان کے اثرات مہلکہ سے امت مسلمہ کو بچانے کی بھرپور سعی مشکور کی۔

ناصبی گروہ کے معاون و مددگار یا اس سے متأثر بعض افراد تھے اور اب تک مستقل جماعت اس آزمائش کی آبیاری کے لئے داعی کے طور پر معرض وجود میں نہ آسکی۔ ان اکّا دکّا بعض افراد کا ردّ اور تعاقب بھی اہل حق کے افراد نے کیا اور خوب کیا۔ ان کو ناکوں چنے چبوائے۔ دن کو تارے دکھائے۔ ان کا ماتھا زمین سے رگڑا۔ حامیان یزید، ناصبی گروہ، محمود عباسی کا ریزہ چین ٹولہ اس کی کتابوں کے بروکر سے زیادہ کردار ادا نہ کرسکا۔

چنانچہ اس نحوست کے شکار آج دل وجان سے یزید کے حامی ہونے کے باوجود ظاہری طور پر اس سے برائت واظہار بیزاری میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ امت کی یہ کامیابی اور یزید پلید کے حامیوں کی یہ ذلت ورسوائی ایک حقیقت ہے۔ اب یزید ایک گالی ہے، اس سے زیادہ اس کی وقعت نہیں اور اس کے حامی منہ پھٹ، بزدل، نکھٹو کے طور پر جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ محمود عباسی کی کتابوں کے بروکروں کے گھروں میں اس دن سے آج تک نحوست کے راج کا یہ عالم ہے کہ بھائی بھائی سے، دوست دوست سے، عزیز عزیز سے باہم دست بگریباں ہے۔ سیدنا حسینؓ کی منقصت نے ان کے دلوں سے سکون کی نعمت کو عنقاء کردیا ہے اور وہ کٹے ہوئے پتنگ کی طرح حوادثات کے تھپیڑوں سے ڈانواں ڈول ہیں۔

البتہ انکار حیات النبی ﷺ کے مدعی حضرات نے ایک جماعت بنائی۔ انہوں نے ملک کے بعض حصوں میں اس مسئلہ کو بیان کرکے ایک ہیجان بھی برپا کیا۔ لیکن الحمد للہ روز اول سے ہمارے حضرات نے ان پر راہ راست واضح کرنے کے لئے مذاکرات، گفت وشنید کی مجالس اور ثالثی کی محافل قائم کیں۔ اپنا موقف واضح کرنے کے لئے اہل علم واہل قلم نے جماعتی سطح پر اپنا متفقہ موقف پیش کیا۔

ان حضرات کے ردونقد پر جواب الجواب بھی شائع ہوئے اور دلائل کی دنیا میں خیر القرون کے زمانہ سے آج تک تسلسل کے ساتھ امت کے متفقہ موقف کو واضح کیا گیا کہ: ’’پاکستان میں انکار حیات النبی ﷺ کے بانی سے قبل چودہ سو سال میں ایک بھی قابل ذکر مسلمان ایسا نہیں جو حیات النبی ﷺ کا منکر ہو۔‘‘ حیات النبی ﷺ کے مسئلہ کے اثبات اور منکرین حیات النبی ﷺ کے رد میں کتابیں، رسائل، مضامین اتنے لکھے گئے کہ ان کی ترتیب وتعارف تو رہا درکنار، انہیں جمع کرنا بھی ایک معرکہ سر کرنے سے کم نہ ہے۔ سوچا کہ اگر اس وقت ان کے حصول اور جمع وترتیب میں اتنی مشکلات ہیں تو مزید وقت گزرنے کے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔ لہٰذا اللہ رب العزت کا نام لے کر اہل علم اور اس میدان کے شاہسوار و شناور حضرات سے مشاورت شروع کی اور اپنے خدشہ کا ان کے سامنے ذکر کیا۔

حضرت مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، حضرت مولانا قاضی ظہور الحسن اظہر چکوال، حضرت میاں محمد رضوان نفیس لاہور، حضرت مولانا محمد انور اوکاڑوی ملتان، حضرت مولانا محمود عالم اوکاڑوی راولپنڈی، مولانا محمد عاطف مرکز اہل سنت سرگودھا، حضرت پروفیسر مولانا محمد مکی علی پور، حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر گجرات، حضرت مولانا قاری ابوبکر مہتمم جامعہ حنفیہ جہلم، حضرت مولانا قاضی محمد ثاقب الحسینی اٹک، حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی، حضرت مولانا محمد رضوان عزیز، حضرت مولانا مفتی شاہد مسعود سرگودھا اور حضرت مولانا عبدالجبار سلفی ان حضرات سے ملاقاتیں، ٹیلی فون پر رابطہ ومشاورت ہوئی۔ ان حضرات کی متفق اللسان تائید پر حوصلہ ہوا۔ اپنے رفقاء حضرات مبلغین کرام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا حافظ محمد انس، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد طیب اور مولانا محمد اسحاق ساقی سے مشاورت کے لئے ساعی ہوئے۔ ان تمام حضرات نے بھی مشاورتی اجلاس میں اس ضرورت کا اظہار کیا کہ گزشتہ دور میں جو کچھ عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام پر لکھا گیا ہے۔ اس میں ایک لفظ کی کمی وبیشی کے بغیر اسے یک جا ایک سیٹ کی شکل میں جمع کر دیا جائے تاکہ ایک علمی خزانہ محفوظ ہوجائے، تو یہ ایک بہت بڑی علمی خدمت ہوگی۔ ورنہ حالات زمانہ کی گردش اور مرور زمانہ کے اثر سے اسے محفوظ رکھنا مشکل ہوگا۔ چنانچہ اس کے لئے طے ہوا کہ پہلے اس عنوان پر جتنا کچھ لکھا گیا اسے جمع کیا جائے۔ پھر ان کی ترتیب قائم کی جائے۔ اس کے بعد کمپوزنگ، پروف ریڈنگ پھر اس کی اشاعت کی فکر کی جائے۔

پاکستان میں دینی کتب کی اشاعت کا نامور ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے ڈائریکٹر جنرل حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق اشرفی ملتان سے طباعت کے سلسلہ میں مشاورت ہوئی، انہوں نے بشاشت قلبی سے اس کی تمام تر ذمہ داری قبول فرمائی۔ بلکہ ان کا حکم تھا کہ تمام تر کتب جو ایک سیٹ کی شکل میں شائع کرنا

مطلوب ہوں وہ مجھے مہیا کر دی جائیں تو اس کی کمپوزنگ وغیرہ بھی ابھی سے شروع کر دی جائے۔ چنانچہ بعض مسودہ جات ان کے سپرد کر دیئے گئے۔ لیکن وہ اتنا بڑا ادارہ ہے کہ ان کا ایک ساتھ کئی کتب پر کام ہو رہا ہوتا ہے۔ اس عنوان کے مسودہ جات پر کام کے لئے بھی انہوں نے ایک منصوبہ بندی کرنی تھی، جب کہ ہمارے رفقاء کا خیال تھا کہ اس کام کو ترجیحی بنیادوں پر لے کر چلنا چاہئے۔

چنانچہ چار کمپوزر حضرات مولانا محمد وسیم اسلم، جناب محمد عدنان سنپال، مولانا عتیق الرحمٰن اور مولانا محمد امین کو اس کام کے لئے وقف کیا گیا۔ انہوں نے زور وشور سے کام کرنے کے لئے حوصلہ کی راہ دکھائی۔ جو کتب موجود تھیں ان کی فہرست مرتب کی۔ مزید جن کتب کو حاصل کرنے کی راہنمائی ہوئی ان کے حصول کے لئے راہیں متعین کیں۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم کو اس کام کا مدار المہام بنایا جائے۔ تمام کتب ان کی خدمت میں پیش کی جائیں وہ سب کا جائزہ لے کر ترتیب قائم کر دیں۔ جن کتب کی اشاعت کی جس ترتیب سے وہ اجازت دیں اس پر کام کا آغاز کر دیا جائے۔ آپ سے عرض کیا گیا، آپ ملتان تشریف لائے ان کے ساتھ ان کے معاون مولانا محمد عمران مدرس جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا بھی تھے۔ انہوں نے پوری رات جاگ کر ان قابل اشاعت کتب کی ترتیب قائم کی۔ یوں کام کا آغاز کرنے کا سامان ہو گیا۔ اس پر دن رات ایک کئے۔ بعض اداروں کی لائبریریوں سے کتابوں کو فوٹو کرانے کے لئے حاصل کیا۔ مرکز اہل سنت سرگودھا، جامعہ حبیب المدارس یا کی والا علی پور کی لائبریریوں سے کتب منگوائیں۔ خود اس کام کے سرپرست حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم نے اپنی کتب اور بعض اداروں یا شخصیات سے کتابوں کے حصول کے لئے ہم سے بھی زیادہ فکر کے ساتھ کوشش فرمائی۔

مجموعی طور پر ایک سو بائیس (۱۲۲) کتب ورسائل واشتہارات کے شائع کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چند کتب ورسائل بوجوہ ان کو قلم زد کیا یا وہ آئندہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے۔ اس دوران حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہم نے مشورہ سے نوازا کہ تمام مروجہ فتاویٰ جات سے حیات الانبیاء پر فتاوی کو جمع کیا جائے۔ واقعتاً یہ بہت بڑی خدمت تھی اس کی ضرورت واہمیت سے بھی انکار نہیں، لیکن یہ ایک مستقل کام ہے۔ سردست اس کے لئے وقت نہ نکال پائے۔ بعض حضرات نے ماہنامہ، ہفتہ وار رسائل کے مضامین کو جمع کرنے کا فرمایا۔ اس کی بھی ضرورت سے انکار نہیں، لیکن اس کے لئے بھی ہمت اور وقت دونوں میسر نہ آسکے۔ غرض جو کچھ ہو سکا، اس پر بھی چھ ماہ مذکورہ بالا چار ساتھیوں کے کمپوزنگ پر لگے۔

مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال، مولانا محمد انس ملتان، مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ وبھکر، مولانا شرافت علی مبلغ نارووال، مولانا محمد عثمان مبلغ بہاول نگر اور مولانا ارشاد احمد مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ ان حضرات نے

پروف ریڈنگ کے لئے ایثار کیا۔ غرض دن رات کی صبر آزما محنت کے بعد تقریباً دس ہزار صفحات کی حامل سترہ جلدوں کا یہ سیٹ تیار ہوا۔ یاد رہے کہ:

۱...... اس سیٹ کا نام ’’مجموعہ کتب حیات الانبیاء‘‘ ہے۔

۲...... یہ سیٹ سترہ جلدوں پر مشتمل ہے۔　۳...... اس سیٹ کے دس ہزار صفحات ہیں۔

۴...... مجموعہ کتب حیات الانبیاء کے سیٹ کی ہر جلد کے ٹائٹل پر اس جلد میں شامل کتب کا نام و نمبر شامل ہیں۔

۵...... سترہ جلدوں میں تسلسل کے ساتھ ان کتب کے نام و نمبر ترتیب کے ساتھ چلیں گے۔

۶...... آخری جلد میں نمبر ایک سے ایک سو بائیس تک تمام کتب کے نام مجموعہ کتب کی جلد اور صفحہ کے ساتھ فہرست شامل کر دی ہے۔ تاکہ تلاش میں آسانی رہے۔

۷...... تمام جلدوں کا ٹائٹل رنگین اور دلآویز ہے۔

۸...... ہر جلد پر آرٹ کور کا ٹائٹل بھی چسپاں کیا ہے تاکہ ہر جلد محفوظ اور اس کی شان وشوکت دیرپا ہو۔

۹...... ہر کتاب پر اس کے مصنف کا نام نمایاں ہے۔

۱۰...... ’’حرفے چند‘‘ کا عنوان ہر کتاب کے اوّل میں لگا کر کتاب کے مصنف اور کتاب کا تعارف شامل کر دیا گیا ہے۔

۱۱...... ہر کتاب کے اوّل میں فہرست کی اگر ضرورت تھی تو لگا دی گئی ہے۔

۱۲...... ہر کتاب کے ٹائٹل کے ساتھ اگر قدیم ایڈیشن کا ٹائٹل میسر آ گیا تو وہ بھی لگا دیا گیا ہے۔

۱۳...... پورے سیٹ میں اوّل سے آخر تک ایک سائز رکھا گیا، صفحات کی سطروں کی تعداد بھی یکساں رکھی گئی ہے۔

۱۴...... یاد رہے کہ اس سیٹ کی قیمت مقرر کرتے ہوئے نفع کمانے کی بجائے تبلیغ کے نقطہ نظر کو سامنے رکھا گیا ہے۔ تقریباً لاگت پر قیمت کا تعین کیا گیا تاکہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔

ان چودہ نمبرات میں سیٹ کے چودہ پہلو واضح کر دیئے گئے ہیں۔ قرآن مجید کا ارشاد گرامی ہے:

’’اذ قال یوسف لابیه یا ابت انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتهم لی سٰجدین‘‘ (یوسف: ۴) سیدنا یوسف علیہ السلام خود، آپ کے گیارہ بھائی، والد گرامی اور والدہ محترمہ ان سب کی تعداد بھی چودہ ہی بنتی ہے۔ اس سیٹ کی اشاعت پر کوئی چیں بجبیں ہو تو ’’کذالک کدنا لیوسف‘‘ میں انعام الٰہی کے تذکرہ پر توجہ رہے بموجب اس کے اس سیٹ کی اشاعت کو بھی ہم انعام الٰہی سمجھتے ہیں۔

۲۴؍ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ، مطابق ۲۸؍اکتوبر ۲۰۲۴ء

مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعزاز اور مبلغین ختم نبوت کا استقلال

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی

۴۳ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں راقم الحروف کو عشا کے بعد کی نشست میں حاضرینِ مجلس کے سامنے چند باتیں کرنے کا موقع ملا، ان باتوں کو تحریر کر کے میرے رفیق مولوی محمد قاسم سلّمہ نے مجھے دکھلایا، شاملِ اشاعت کی جارہی ہیں:

الحمد للہ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت اس کام پر لگائی ہے کہ وہ دنیا میں چل پھر کر ایسی جگہوں کو تلاش کرتے ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ کے دین کی بات ہورہی ہو، جہاں قرآن کریم کی تلاوت ہورہی ہو، تو ایک جماعت جب ایسی مجلس کو پالیتی ہے تو وہ دوسرے فرشتوں کو بلاتی ہے، وہ سب آجاتے ہیں اور اس مجلس میں شریک ہوتے ہیں۔ یہاں آپ اور میں جس طرح موجود ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی یہاں موجود ہیں اور ہم سے زیادہ موجود ہیں، اور یہاں سے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں، باوجود اللہ تعالیٰ کے جاننے کے، اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ فرشتے ایسی جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہو، دین کی بات ہورہی ہو، اس کی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ لمبی حدیث ہے، مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ اخیر میں فرماتے ہیں کہ: فرشتو! گواہ رہو، میں نے سب کی بخشش کر دی ہے۔ مکمل حدیث پاک کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو اللہ کی زمین میں چکر لگاتے رہتے ہیں، وہ اللہ کے ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں سے اس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ اپنے اور دنیا کے آسمان کے درمیان کی وسعت کو بھر دیتے ہیں۔ جب مجلس میں شریک ہونے والے لوگ منتشر ہوجاتے ہیں تو یہ فرشتے بھی اوپر کی طرف جاتے ہیں اور آسمان پر چلے جاتے ہیں، کہا: تو اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: ہم زمین میں رہنے والے تیرے بندوں کی طرف

سے ہو کر آئے ہیں جو تیری پاکیزگی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی کہہ رہے تھے اور صرف تیرے ہی معبود ہونے کا اقرار کر رہے تھے اور تیری حمد وثنا کر رہے تھے اور تجھی سے مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا: پروردگار! انہوں نے نہیں دیکھی، فرمایا: اگر انہوں نے میری جنت دیکھی ہوتی کیا ہوتا! کس الحاح وزاری سے مانگتے! وہ کہتے ہیں: اور وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: تیری آگ جہنم سے، اے رب! فرمایا: کیا انہوں نے میری آگ جہنم دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا: اے رب! نہیں دیکھی، فرمایا: اگر وہ میری جہنم دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا! وہ کہتے ہیں: وہ تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کے گناہ بخش دیے اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور انہوں نے جس سے پناہ مانگی میں نے انہیں پناہ دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے کہتے ہیں: پروردگار! ان میں فلاں شخص بھی موجود تھا، سخت گناہ گار بندہ، وہاں سے گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل مجالس الذکر)

یہ حدیث میں نے اس پر سنائی کہ آپ یہاں آئے اور یہاں بیٹھے ہیں تو آپ کو کیا مل رہا ہے! اس حدیث کی روشنی میں جواب ہوگا کہ یہاں سے آپ کو بخشش کا پروانہ مل رہا ہے۔ آپ کا گھر سے چل کر یہاں آنا، یہاں رہنا اور یہاں سے واپس جانا، ایک ایک قدم اللہ کے ہاں لکھا گیا اور اس پر اللہ تعالیٰ آخرت میں اجر عطا فرمائے گا۔

علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری موجود ہیں، ستمبر ۲۰۲۲ء میں ختم نبوت کانفرنس کراچی میں بیان کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات فرمائی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعزاز ہے کہ تسلسل کے ساتھ اس مسئلے کو لے کر چل رہے ہیں۔ وقتی طور پر کسی کام کو کر لینا اور پھر خاموش بیٹھ جانا، یہ کام کرنا نہیں ہوتا۔ کام کرنا یہ ہے کہ ہمیشہ اس کام میں آدمی لگا رہے، اس کی فکر میں لگا رہے۔ آج اس جماعت کے جتنے حضرات یہاں موجود ہیں، یہ مبلغین ہیں، کہاں کہاں جاتے ہیں، قریہ قریہ، نگر نگر، دور دراز کی بستیوں اور دیہاتوں میں جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے میرپور خاص کے مبلغ حضرت مولانا مختار احمد صاحب نے دعوت دی، جہاں ۱۸ قادیانی مسلمان ہوئے، کہاں تھے؟ چلے ہم کراچی سے اور ایک جھڈو شہر ہے، اندرون سندھ میں وہاں گاڑی چھوڑی، موٹر سائیکل پر بیٹھ کر آگے چلے، پھر جھاڑیاں آگئیں، وہاں اسکوٹر بھی نہیں جا سکتا تھا، میرے

ساتھ حضرت مولانا مفتی رفیق احمد بالاکوٹی (جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ تخصص کے نگران اور استاذ) تھے، وہاں ۱۸ قادیانی کلمہ طیبہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور آج تک ختم نبوت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ یہ میں نے صرف ایک مثال دی ہے۔ ہمارے یہ مبلغین کتنی محنت کرتے ہیں! ایک ایک مبلغ دو دو تین تین اضلاع میں جاتا ہے، کہیں درس دیتا ہے، کہیں ملاقات کرتا ہے، کہیں کسی قادیانی فتنے کی روک تھام کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں شکر ادا کرنا چاہئے کہ آج کے دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان اکابر کے ساتھ جوڑا ہے کہ جن کو ہر دم حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کی فکر لگی ہوئی ہے۔ یہ ہمارے لئے بڑا اعزاز ہے۔ ہمارے اکابرین اخلاص، محنت، جدوجہد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ہمارے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ علوم دینیہ سے فراغت کے بعد سے اس کام میں لگے، آج ہڈیاں بھی بوڑھی ہوگئی ہیں اور آج بھی حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کا جذبہ لے کر چل رہے ہیں۔ خود بھی فکر مند ہوتے ہیں، پاکستان میں موجود مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو بھی فکر مند کرتے رہتے ہیں۔ ایک آدمی تمام جماعتوں کو جوڑ رہا ہے، اپنے ساتھ لے کر چل رہا ہے۔ ہمیں ان اکابر کی عزت کرنی ہے، اس جماعت کے ساتھ جڑنا ہے اور ان سے یہ سبق لینا ہے۔ ہمیں بھی یہ فکر اپنے اندر پیدا کرنی ہے۔ یہاں سے آپ فکر لے کر جائیں اور اپنے علاقہ میں فکر مند رہیں۔ اگر ایک شہر میں ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تین آدمی بھی متوالے دیوانے کھڑے ہوجائیں تو اس پورے شہر میں کوئی قادیانی پَر نہیں مار سکتا ان شاء اللہ! اگر کوئی قادیانی سازش کرتا ہے تو ہم مسلمانوں کی غفلت وسستی کی وجہ سے کرتا ہے۔ اپنے اندر بیداری پیدا کریں، اس کام سے اعلیٰ کوئی کام نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے اکابر فرماتے ہیں اور ہمیں یہ سبق پڑھا گئے ہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنا یہ حضور اکرم ﷺ کی ذات کے تحفظ کا کام ہے۔ باقی جتنے کام ہیں یہ حضور ﷺ کی صفات ہیں۔ ذات محفوظ ہو تو صفات محفوظ رہیں گی۔ اگر ذات محفوظ نہیں تو صفات بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ ایک اور حدیث کا ترجمہ سنا دیتا ہوں، جو ''مشکوٰۃ شریف'' کے باب ''ثواب ھذہ الامۃ'' میں موجود ہے۔

ترجمہ حدیث: عبدالرحمٰن بن العلاء حضرمیؒ بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے ان کے پہلے لوگوں کا سا اجر ہوگا، وہ نیکی کا حکم کریں گے، برائی سے منع کریں گے اور وہ فتنے والوں سے قتال کریں گے۔ امام بیہقی نے اس حدیث کو دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔''

راواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب ثواب ھذہ الامۃ، الفصل الثالث)

یعنی حضرت ابن علاء حضرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے اس نے سنائی جس نے خود حضور اکرم ﷺ سے سنا، فرمایا کہ ایک قوم آخری زمانے میں آئے گی، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اجر و ثواب پہلوں کے برابر عطا فرمائے گا۔ تین کام کرے گی: ۱۔۔۔امر بالمعروف، ۲۔۔۔نہی عن المنکر، ۳۔۔۔فتنہ پرور لوگوں کے ساتھ مقابلہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس حدیث کا مصداق ہے جو پون صدی سے فتنۂ قادیانیت کے خلاف نبرد آزما ہے۔ انشاء اللہ! جو بھی اس میں کام کرے گا، کسی بھی اعتبار سے حصہ ڈالے گا تو اس کا ثواب پہلوں کے برابر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ اس کام کے ساتھ جوڑے رکھے اور ہمارا خاتمہ اس کاز پر ہو۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تحفظ ختم نبوت سوشل میڈیا سیمینار

۱۶ نومبر ۲۰۲۴ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت سوشل میڈیا سیمینار جامع مسجد فاروقیہ قاضی کالونی منعقد ہوا۔ آغاز قاری کامران کی تلاوت کلام پاک اور عرفان عمر حیدری کی ہدیہ نعت سے ہوا۔ مفتی حسین احمد امیر مجلس تحفظ ختم نبوت جوہر آباد اور ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد کے خطابات ہوئے۔ بعد ازاں معروف اینکر پرسن کے ٹی وی ڈاکٹر حسن رانا صاحب بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر سوشل میڈیا پر قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور انکی روک تھام کے حوالے سے تفصیلی طور پر آگاہ کیا، علاقہ بھر سے نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی۔

مولانا شجاع آبادی کے مدارس میں بیانات

جامعہ شمس المدارس للبنین والبنات سعید آباد نمبر ۴ مردان میں مولانا سید محمد مستقیم شاہ نائب امیر مجلس مردان کی دعوت پر صبح ۱۰ بجے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے طلبہ وطالبات کی ذمہ داری کے عنوان پر ۵ ر نومبر کو بعد نماز ظہر جامعہ ابی ابن کعب جمال گڑھی تحصیل کاٹلنگ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی قادیانیوں سے گفتگو کا طرز وطریقہ کیا ہے؟ کے عنوان پر خطاب کیا۔

جامع مسجد زکریا فکر دوران آباد میں جلسہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مغرب سے عشاء تک ۵ ر نومبر کو جلسہ منعقد ہوا، مولانا سید عباد اللہ کاکاخیل اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ صدارت مولانا نجم الاسلام شاہی نے کی۔

حجۃ الاسلام حضرت الامام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

تحریکِ مجددِ الفِ ثانی اور فکر شاہ ولی اللہ کے امین

مولانا محمد سفیان قاسمی مدظلہ (مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند)

بزم شیخ الہند گوجرانوالا کے زیر اہتمام ۱۷ ر نومبر ۲۰۲۴ء کو جامعہ اسلامیہ کامونکی ضلع گوجرانوالا میں حجۃ الاسلام سیمینار منعقد ہوا، خانوادۂ حضرت حجۃ الاسلام کے چشم و چراغ، مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند حضرت مولانا محمد سفیان صاحب قاسمی مدظلہ نے آن لائن خطاب کیا جسے بزم شیخ الہند گوجرانوالہ کے مدیر حافظ خرم شہزاد نے ترتیب دیا، نذرِ قارئین ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ! صاحبانِ علم و فضل، حضرات علماء کرام اور موقر حاضرین و سامعین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بانیٔ دارالعلوم دیوبند، حجۃ الاسلام الامام مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ کی عظیم ترین و تاریخ ساز ہمہ جہت خدمات سے عہدِ رواں کے نوجوان، علماء، طلباء اور عامۃ المسلمین کے باشعور طبقات کو واقف کرانے کے مقصد سے ''بزمِ شیخ الہند گوجرانوالا'' کے زیر انتظام منعقد ہونے والے اس باوقار اور عظیم الشان سیمینار میں مَیں اپنی اس معنوی شرکت کو شرف و سعادت پر محمول کرتے ہوئے عزیز مکرم جناب حافظ خرم شہزاد صاحب حفظہ اللہ اور ان کے ساتھ تمام شرکاء کار اور منتظمین کا دِل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جن کی مبنی بر اخلاص یاد فرمائی اس سعادت کے حصول کا وسیلہ بنی۔ اور اسی کے ساتھ بارگاہِ رب ذوالکرم میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ جل مجدہ عہدِ رواں کی مزاج شناس اور بلند فکر شخصیات کی صف اول سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیت اور ہم سب کے محترم و مکرم جناب حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم کی بابرکت علمی و فکری سرپرستی میں ان تمام حضرات کی مخلصانہ جہود و مساعی کو امت مسلمہ کے لیے ثمر آور فرمائے، آمین

بانی دارالعلوم دیوبند رحمہ اللہ کی عہد آفرین شخصیت کو ذاتِ حق جل مجدہ کے دست فیاض نے اپنے خزانۂ غیب سے ایسی گوناں گوں خصوصیات، امتیازات اور ایسے نادر الوقوع اختصاصات سے نوازا تھا کہ جن پر زمانہ خود فخر کرتا ہے۔ ڈیڑھ صدی سے زائد عرصے پر محیط عہد و عصر اس حقیقت پر شاہد عدل ہیں کہ برصغیر ہند و پاک ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک اور ہر ایک خطے میں جہاں جہاں بھی علماء کرام مسلک اہل حق کے روشن خطوط پر مصروفِ عمل ہیں، اس میں ہر ایک ادارہ اور اس سے وابستہ اصحابِ علم واسطہ یا بلاواسطہ کسی

نہ کسی نوعیت سے حضرتِ نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے آفاقی فکر کے علمبردار ہیں۔ اور اس سے اوپر چلیں تو علم وعمل کا یہ تسلسل حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ کی فکری وانقلابی خصوصیات وامتیازات کا احاطہ کرتے ہوئے امام ربانی مجددِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ تک پہنچتا ہے۔ جس کی تفصیلات توان شاء اللہ اس سیمینار میں قریب وبعید سے تشریف لائے حضرات علماء کرام پیش فرمائیں گے، البتہ اس موقعے پر تعیین وقت اور تحدید وقت کی اصولی اہمیت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اس تاریخی تسلسل کے حوالے سے چند حقائق عرض کرنا چاہوں گا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ امام الہند، محدثِ عصر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ اٹھارہویں صدی میں ملک میں پھیلی ہوئی سیاسی افراتفری اور اس کے نتیجے میں روبہ زوال ملت اسلامیہ کے تشویش انگیز داخلی احوال کو دین اسلام اور عقائد اسلام پر منڈلاتے خطرات کے تناظر میں دیکھتے ہوئے نہ صرف رنجیدہ ہی تھے بلکہ اس کے کسی پائیدار حل کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ مگر اسی درمیان کل نفسٍ ذائقة الموت کے تکوینی قانون کے تحت قضاء وقدر کا فیصلہ آن پہنچا اور حضرت شاہ صاحبؒ رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اُس کے بعد ان کے خلف رشید حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ، انھوں نے اپنے والد کی فکری تحریک کو اپنے عہد کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے آگے بڑھایا۔ بعد ازاں حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد حضرت مولانا مملوک علی صاحبؒ (جو کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے استاذ ہیں) اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہا اللہ (یہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ اور فقیہ ملت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے شیخ ہیں۔) اور ان کے علمی وروحانی شاگرد اور متوسلین کی جماعت ملت اسلامیہ کی اس عظیم ترین امانت کی وارث بنی ہے۔ علماء ربانیین اور صلحاء عارفین کا یہ منتخب مجمع جن عظیم شخصیات پر مشتمل تھا اس میں فقیہ الامت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا جعفر تھانیسری، حضرت مولانا حافظ ضامن شہید رحمہم اللہ جیسے دیگر بارگاہِ بندہ خدا شامل تھے۔ وہ ذاتِ حق جل مجدہ کی عطا کردہ گوناں گوں صفات سے آراستہ تھے اور عنداللہ مقبول یہ قافلۂ حق جس کا ہر ایک شخص اپنی مخصوص صلاحیتوں کی اساس پر فردِ فرید کی حیثیت رکھتا تھا۔ ایسے عظیم قافلے کے سالار اور سرخیل کے طور پر ذاتِ حق جل مجدہ نے اپنے عہد کی بے مثال، عالم بے بدل، مفکر ومناظر اور مصنف، بانیٔ دارالعلوم دیوبند، حجۃ الاسلام حضرت مولانا الامام مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ کو منتخب فرمایا۔

چنانچہ اس اعتبار سے تحریکاتِ مجددِ الف ثانی اور فکر ولی اللّٰہی کی عظیم ترین امانت کے حقیقی وارث

کی حیثیت سے اگر کوئی نام اکابر و اسلاف میں نمایاں ترین نظر آتا ہے تو وہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا ہی ہے۔جس کی پشت پر ڈیڑھ سو سال میں گزرے ہر ایک عہد و عصر کی جماعت علماء، اہل مدارس اور مشاہیر امت کی اس اتفاق کی شہادت موجود ہے کہ بانی دارالعلوم دیوبند کی عبقری شخصیت نے فکر ولی اللّٰہی کی عظیم ترین تحریک کو نہ صرف یہ کہ باقی ہی رکھا بلکہ گزرتے وقت کی نزاکتوں، اندیشوں اور خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس کے نوک پلک کو سنوار کر ۳۰ رمئی ۱۸۶۶ء کو فضل حق اور اخلاص وللّٰہیت کی مستحکم اساس پر اپنے مخلص ترین رفقاءِ کار کی تائیدی و عملی معاونت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی۔اور مابعد کے عہد و عصر سے لے کر عہدِ رواں تک حکمت ولی اللّٰہی کے اس جدید قالب کو قاسمیت سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو آج ساری دنیا میں مسلک دیوبندی یا تحریک دیوبند سے متعارف ہے۔اس اعتبار سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا بالکل برمحل اور بجا ہے کہ دنیا کے ہر ایک خطہ و ملک میں مسلک حق کی اساس پر خدمت دین میں مصروفِ عمل اصحابِ مدارس ہی نہیں بلکہ مسلک دیوبند سے فکری یا عملی سطح پر تعلق رکھنے والا ہر ایک فرد واسطہ یا بلاواسطہ حضرت حجۃ الاسلامؒ کی تحریک سے کسی نہ کسی طور سے مربوط ضرور ہے۔اور حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی انہی ہمہ نوعلمی، فکری، تجدیدی اور تاریخ ساز جہود و مساعی نے ملت اسلامیہ میں پیدا ہونے والی مایوسیوں کو کافور کرتے ہوئے ان کے دین، عقائد، شعائر دینیہ اور اسلامی تہذیب و تمدن کے اختصاصات کو قیام دارالعلوم دیوبند اور تحریک مدارس کے ذریعے بعونِ اللہ بفضل حق جل مجدہ کے زیر اثر صدیوں تک کے لیے تحفظ فراہم کیے جانے کا وہ عظیم ترین اور تاریخ ساز فریضہ انجام دیا ہے جس کے آثار و اثرات، اور اس کے تسلسل کی برکات کو آج بھی ہم ظاہری اور معنوی طور پر دیکھتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں۔

ہم یہ احساس رکھتے ہیں کہ ماضی کی شوکت وسطوت خاکستر ہونے کے بعد قوم احساسِ کمتری کا شکار ہونے کے بجائے علمی، تعلیمی اور تحقیقی میدانوں میں سربلند ہوئی۔ بیشک حکومت و سیاست کی بساط الٹ گئی ،عہد و عصر کے فطری مزاج یعنی عروج و زوال سے گزرتے ہوئے ہزار سالہ حشمت و ثروت اور وقار و قوت اپنے انجام کو پہنچ گئی لیکن دارالعلوم دیوبند کے قیام اور حضرتِ نانوتویؒ کی تحریک مدارس نے قوم میں تعلیم اور تعلم کے فروغ کے ذریعے علمی اور اخلاقی راہوں سے اس کی تلافی کے شعور کو بیدار کرنے اور اس کے ذریعے اپنے تہذیبی امتیازات اور تفوق کو برقرار رکھنے کے احساس کو جلا بخشی ہے۔ حقیقت واقعہ یہ کہ اس تاریخ ساز حقیقت کی مختصر ترین تشریح کو یوں کہا جاسکتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند اور تحریک مدارس کے فروغ نے دینی تعلیمی راہ سے دہریت اور الحاد کے سیلاب کے سامنے بند باندھا اور سد راہ بن کر کھڑا ہو گیا ہے۔ جو کہ مغربی تہذیب و تمدن کے نام پر برصغیر میں اسلامی تشخصات اس کے امتیازات کو ملیا میٹ کرنے کا عزم

لے کر ادھر آیا تھا۔ تاریخ اس پر شاہد ہے، تاریخ کے قرطاس پر بے شمار واقعات درج ہیں۔ ایسے حالات میں مستقبل شناس فکر نانوتویؒ کا یہی وہ تسلسل ہے جو کہ بحمداللہ مسلک صحیح پر کام کرنے والے دنیا بھر کے مدارسِ اسلامیہ کی صورت میں تحفظ دین وشریعت کے فرائض کو انجام دے رہا ہے۔ فللہ الحمد والشکر

فکر نانوتویؒ اور تحریک مدارس کے مختلف گوشوں پر اس باوقار سیمینار میں تشریف لائے موقر اصحابِ علم ان شاء اللہ حقائق کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالیں گے، میں نے تو یہ سمجھئے الامر فوق الادب کے تحت چند طالب علمانہ معروضات جو میرے ذہن میں آئے، فوری طور پر آئے، اُن کو میں نے بیان کر دیا۔ باقی تو یہاں اس سیمینار میں الحمدللہ اصحابِ علم موجود ہیں وہ اس کی تفصیلات بیان کریں گے۔ میں آخر میں بارگاہِ رب کریم میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس سیمینار کے موثرات کو ظہورِ خیر کا ذریعہ بنائے، آمین!

مولانا اللہ وسایا کا ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن مانسہرہ میں وکلاء سے خطاب

۸ رنومبر کو مولانا اللہ وسایا ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن مانسہرہ کی دعوت پر ڈسٹرکٹ بار روم ہال میں قانون تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کیا۔ اس موقع پر صدر بار ایسوسی ایشن حافظ محمد نسیم خان ایڈووکیٹ، جنرل سیکرٹری ابرار احمد خان ایڈووکیٹ سمیت مرد وخواتین وکلاء نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار کے اختتام پر سپریم کورٹ کا فیصلہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت جید مذہبی شخصیات کے نوٹس پر مبنی کتابچے وکلاء برادری میں تقسیم کئے گئے۔ ملک وملت کی سلامتی وامت مسلمہ کو درپیش چیلنجز میں استقامت وحل کی دعا کی گئی۔

ضلع اٹک میں ایک فکری نشست

ضلع اٹک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات وقتاً فوقتاً پروگرامات کے ذریعے قادیانیت کی مکاریوں سے امت کو آگاہ بھی کر رہے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت عوام میں اجاگر کر رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے امیر مولانا محمد ابراہیم ثاقب الحسینی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں مرکزی مبلغ حضرت مولانا راشد مدنی کی دارالعلوم نور الاسلام گوندل ضلع اٹک میں طلباء کے ساتھ ۲ رنومبر ۲۰۲۴ء کو ایک اہم فکری نشست منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا نے اساتذہ اور طلباء سے اس میدان میں کام کرنے کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا طلباء کو قادیانیت کے دجل وفریب سے متعلق اپنے مناظرانہ انداز میں سوال وجواب کی صورت میں بہت ساری باتیں سمجھائیں اور آخر میں چناب نگر ختم نبوت کورس میں شرکت کے حوالے سے ان سے عہد لیا۔ (محمد ضیاء المحسن ناظم تعلیمات ادارہ ہذا)

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کا وصال

مولانا اللہ وسایا

۶ر نومبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ پونے آٹھ بجے شام ڈاکٹر دین محمد فریدی خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر دین محمد صاحب ۳ مارچ ۱۹۳۷ء کو فرید پور گاؤں ضلع کرنال انڈیا میں پیدا ہوئے، دس سال کی عمر کے تھے، کہ ۱۹۴۷ء میں والدین وخاندان کے مہاجر قافلہ کے ساتھ لاہور، جھنگ کے راستہ ہرنولی تحصیل پپلاں ضلع میانوالی میں رہائش اختیار کی۔ بعدازیں نور پور تھل بھی کچھ عرصہ رہے، پھر خانسر کے قریب چک نمبر ۴ آر، ایم میں رہے۔ ۱۹۸۸ء میں بھکر منتقل ہو گئے۔ جہاں اب بھی ان کے صاحبزادگان کی سکونت ہے۔ بھکر ڈیرہ روڈ اڈہ جہاں خان کے قریب چک ۷ ۴ ٹی، ڈی، اے میں ایک صاحب خیر نے مسجد ومدرسہ کے لیے ڈیڑھ کنال جگہ دی، تو انہوں نے اپنے صاحبزادہ مولانا محمود حسن کو یہاں پر مسجد ومدرسہ قائم کرنے پر لگا دیا۔

ستمبر ۲۰۱۰ء سے مدرسہ سراجیہ نقشبندیہ کے نام پر مدرسہ قائم کیا۔ ۲۰۱۴ء میں مسجد خاتم النبیین ﷺ کی حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہم اور مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مدظلہم نے بنیاد رکھی۔ جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب ۲۰۱۸ء سے اس مسجد ومدرسہ میں منتقل ہو گئے اور پھر زندگی کے آخری سانس تک یہیں قیام پذیر رہے۔

ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی بنیادی طور پر مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر کے تربیت یافتہ تھے، ان حضرات کی تربیت کا ان کی طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ پھر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمدؒ کی تربیت اور صبح وشام آپ کی مشاورت وسرپرستی سے آپ آگے بڑھتے گئے۔

اس زمانہ میں جب ابھی بھکر کا ضلع قائم نہ ہوا۔ موجودہ بھکر ومیانوالی کا علاقہ ایک ضلع میانوالی کہلاتا تھا۔ تب خانقاہ سراجیہ کے حضرت خواجہ خان محمد صاحب، میانوالی کے مولانا محمد رمضان صاحب، بھکر کے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور حافظ ممتاز علی صاحب، کلورکوٹ کے حافظ سراج الدین صاحب کی تربیت وصحبت نے ڈاکٹر دین محمد صاحب کو منجھا ہوا معاملہ فہم راہ نما بنا دیا۔ خانقاہ سراجیہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری، کے حلقہ کے بہت سارے متعلقین اور مسترشدین براہ راست ان اکابر کے فیضیافتگان کی بڑی تعداد اس علاقہ میں آ کر آباد ہوئی، حضرت مولانا قاضی مظہر

حسین، تنظیم کے بانیان حضرات کے اس علاقہ میں تبلیغی اثر و رسوخ کے دینی ماحول نے ڈاکٹر دین محمد صاحب کو جرأت وایثار پیشہ متحرک اور تحریکی شخصیت بنا دیا۔ آپ چند سکول کی جماعتیں پڑھے ہوں گے، درس نظامی، یا کالج وغیرہ کی تعلیم کے قریب سے نہیں گزرے تھے۔ صرف علماء کی محبت اور ان کی صحبت سے ان کے جوہر ایسے نکھرے اتنے بھرپور اور پر اعتماد تھے، بولنے میں فرفر چلنے والی زبان ذہن رساء جرأت وبہادری کے پیکران اوصاف حمیدہ نے آپ کو اس علاقہ کا ہردلعزیز بنا دیا۔

ہومیوپیتھی پڑھی، اور ڈاکٹر کہلانے لگے۔ اس کو اپنی روٹی روزی کا ذریعہ بنالیا۔ باقی وقت دینی وجماعتی خدمات کے لیے وقف کر دیا۔ آج کل بعض قائد ورہنما وخطیب ایسے بھی ہیں جنہوں نے درس نظامی نہیں کیا۔ کچھ دنیوی تعلیم، حفظ وناظرہ یا قرأت کی اور اب وہ خود کو ''حضرت مولانا'' ہی نہیں مدظلہ اور پتہ نہیں کیا کیا کہلانے میں عار نہیں سمجھتے۔ شکر ہے پروردگار عالم کا کہ محترم ڈاکٹر دین محمد صاحب اس جعل سازی سے بچے رہے۔ بات کرنا دوسروں کے دماغوں میں اپنی بات بٹھانے کے ماہر تھے۔ جہاں تقریر کے لیے کھڑے ہوتے کامیاب مقرر نظر آتے تھے۔ میانوالی، بھکر اس علاقہ میں قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ کہیں ٹکنے نہیں دیا۔ آپ کا تعارف ہی ''خادم ختم نبوت'' تھا۔ جہاں قادیانیت نے پر پرزے نکالنے چاہے یہ ان کے بال وپر کاٹنے کے لیے اوزار بمع ڈنڈا ہاتھ میں لیے پہلے موجود ہوتے تھے۔ نا معلوم کتنے معرکے تھے جو آپ نے سر کئے قریہ، قریہ شہر، شہر آپ کی جرأت کی داستانیں بکھری پڑی ہیں۔ اور اتنی زیادہ کہ مستقل تصنیف کی متقاضی، زیادہ پڑھے لکھے نہ ہونے کے باوجود اتنا اچھا لکھتے تھے کہ جس واقعہ کو قید تحریر میں لاتے وہ ایک خوبصورت معلوماتی ناول وکہانی کا روپ دھار لیتا۔ جسے مکمل کئے بغیر قاری کو تسلی نہ ہوتی۔

آپ نے کئی مضامین لکھے، اور صحت کے زمانہ میں لکھتے بھی رہتے تھے۔ روزنامہ اسلام کے بھکر سے چیف رپورٹر بھی رہے۔ دیگر علاقائی اخبارات میں کالم نگار بھی رہے۔ قادیانیت ان کے نام سے خم کھاتی تھی۔ اور مقدر کے ایسے دھنی تھے کہ جس کیس کو لیتے کامیابی ان کے قدموں کے بوسے لیتی۔

غریبوں کے تھانہ کچہری میں کام نکلواتے، اہل علاقہ کے لیے وہ گرانقدر خدمات انجام دیں کہ ریکارڈ قائم کر دیا۔ بھکر جب ضلع بنا تو ۲۳ کے قریب اہم پوسٹوں پر قادیانی آگئے، ڈاکٹر صاحب نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ایک، ایک کی ایسی نگرانی کی اور ان سب کو قانون کی ایسی نتھ ڈالی کہ ان کا تمام سرکاری ملازمت کے اختیار کا خمار ان کے سروں سے ہمیشہ کے لیے سربدر ہو گیا۔ وہ جس غرور سے آئے تھے۔ اسی رسوائی سے واپس ہوئے۔ صرف قادیانیت ہی نہیں تمام فتنوں کے خلاف آپ مورچہ زن رہے۔ اکابر علماء کا آپ کو اعتماد حاصل رہا۔

ڈاکٹر صاحب کے مزاج میں چلتے چلتے تیز رفتاری بھی آجاتی تھی۔اس سے بعض حضرات کے ساتھ تکرار واصرار تک معاملہ بھی پہنچ جاتا۔لیکن بزرگوں کی شفقت اور ڈاکٹر صاحب کی سعادت مندی سے وہ تلخی آب شیریں کا روپ دھار لیتی۔ان کا وجود غنیمت بلکہ بہت غنیمت تھا۔وہ ایک تاریخ ساز انسان تھے۔سفید پوش ہونے کے باوجود انہوں نے خودداری کے بھرم کو زیر نہیں ہونے دیا۔اپنے دوصاحبزادوں کو عالم دین بنایا۔اب ان کے پوتوں میں بھی علم دین کے حصول کی روایت چل نکلی ہے۔کچھ صاحبزادے حافظ بھی ہیں۔پوری اولاد برسر روزگار ہے۔سب صاحب اولاد ہیں۔اور اپنے اپنے دائرہ میں مصروف بکار۔حق تعالیٰ ان سب کے حامی وناصر ہوں۔

ستاسی سال کے لگ بھگ عمر پائی، آخری وقت تک کسی کے محتاج نہیں ہوئے۔سوائے ایک آدھ ہفتہ کے جو صاحب فراش ہوگئے۔موقعہ پر موجود اولاد نے ریکارڈ خدمت کی، حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں، پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا ہوئی، علاقہ بھر کے بڑے جنازوں سے ایک بڑا جنازہ تھا۔علماء اور دین دار حلقہ کی اکثریت شامل تھی۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر سے مولانا حافظ محمد انس، جناب عزیز الرحمن رحمانی، مولانا محمد وسیم اسلم کے علاوہ مولانا محمد ساجد مبلغ میانوالی وخوشاب، مولانا محمد نعیم مبلغ بھکر ولیہ نے شرکت کی۔بھکر کے علماء کرام کی بڑی تعداد حضرت مولانا صفی اللہ صاحب کی قیادت میں شریک جنازہ ہوئی، ڈاکٹر صاحب کی وفات نے بہت سارے صدمات کی یاد تازہ کردی وہ کیا گئے بہت ساری خوشیوں کو ساتھ لے گئے۔حق تعالیٰ ان کی تربت کو اپنی رحمت سے شرابور فرمائیں۔آمین!

مولانا عارف شامی کو صدمہ

مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی کی والدہ ماجدہ یکم دسمبر ۲۰۲۴ء کی شام کو بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال میں پھیپھڑوں کی بیماری کے باعث انتقال فرماگئیں۔اگلے روز مولانا محمد عارف شامی کی امامت میں مرحومہ کا جنازہ پڑھا گیا۔مرحومہ مولانا عزیز الرحمن ثانی کی سگی خالہ تھیں۔جنازہ میں مرکز کی طرف سے نمائندگی اور شرکت مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد بلال اور مولانا عتیق الرحمن نے کی، حق تعالیٰ مرحومہ کی کامل مغفرت فرماکر جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔مرحومہ اس حوالہ سے خوش بخت خاتون تھیں کہ ماشاء اللہ خاصی طویل زندگی پائی، پوتوں ونواسوں کی اولاد کو مرحومہ کا سایہ تربیت میسر رہا، اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔آمین!

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کی مختلف یادیں

مولانا محمد ساجد

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کے والدین نے انہیں مذہبی تعلیم بھی دی۔ وہ صوم وصلوٰۃ، ذکر واذکار کے پابند اور اہل السنہ والجماعۃ کے عقائد ونظریات کے حامل تھے۔ انہوں نے حیات انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق ایک خطیب کے ہلکے الفاظ استعمال کرنے پر مولانا محمد علی جالندھریؒ سے رابطہ قائم کیا یوں مجلس تحفظ ختم نبوت سے جڑ گئے۔ ڈاکٹر صاحب کا تعلق خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے قائم ہوا۔ ان اکابرین کی صحبت میں رہ کر ڈاکٹر صاحب نے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کو اپنا مشن بنالیا۔

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ فرماتے تھے کہ میں ۱۹۶۲ء سے مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوں، اس دور میں بیٹھکوں ہوٹلوں پر مرزائی گپ شپ کی مجلس کے بہانہ سے اپنی تبلیغ کرتے، ڈاکٹر صاحب چٹکلوں بھرے دلائل سے شکست دیتے، فرمایا ایک ہوٹل پر بیٹھک سجی ہوئی تھی مرزائی مرزا کی کوئی بات سنا رہا تھا، میں بھی آدھمکا! میں نے اس سے پوچھا تو کس مرزا کی بات کر رہا ہے؟ مرزا صاحباں والے دی، یا مرزا محمدی بیگم دے عاشق دی، بس ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا تھا مرزائی حواس باختہ ہوگیا اس کے بعد وہ مرزائی وہاں سے رفو چکر ہوگیا۔

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۶۶ء، ۱۹۶۷ء میں مولانا لال حسین اخترؒ کے ساتھ قاضی نذیر قادیانی سے ایک مناظرہ میں شریک تھے، جس کا موضوع صدق وکذب مرزا تھا۔ مناظرہ کے دوران قاضی نذیر قادیانی نے اپنا رعب قائم کرنے کے لئے ایک اور عنوان پر مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ مولانا لال حسین اخترؒ نے فوراً قبول کر کے رعب دار آواز میں کہا کہ مجھے چیلنج قبول ہے۔ جس پر قاضی نذیر کا بوکھلاہٹ میں پیشاب خارج ہوگیا اور ناک کی گندگی بھی بہہ نکلی اور مناظرہ سے انکار کر دیا۔ پپلاں کے قریب حافظ والا قادیانیت زدہ علاقہ ہے جہاں ہمیشہ ڈاکٹر صاحب نے ان سے ٹکر لیئے رکھی، آپ کا وجود قادیانیت کے لیے سوہان روح تھا،

ڈاکٹر صاحب کی اس حکمت عملی اور بصیرت نے بھکر کے لوگوں کو مرزائیوں کی ملک دشمنی سے آگاہ کیا، ڈاکٹر صاحب کی زندگی کا یہ پہلو ان کی حکمت عملی، بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی جرأت اور بہادری، اخلاص وتوکل کا نام تھا، انکی بہادری اور جرأت نے انہیں

ایک نڈر مجاھد کی روپ میں پیش کیا، ختم نبوت کے محاذ پر انکی خدمات نا قابل فراموش ہیں، انہوں نے ہمیشہ فتنہ قادیانیت و دیگر فتنوں کے خلاف آئینی جنگ لڑی، کئی مقدمات فتنہ قادیانیت کے خلاف لڑے اسکے علاوہ فتنہ گوہر شاہی اور منکرین حدیث اور عظمت فاروق اعظمؓ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف کی گئی ہرزہ سرائی پر بھی میدان سے پیچھے نہ رہے، الحمدللہ تمام مقدمات میں ہمیشہ فتح مند رہے!!

اکابرین سے گہری عقیدت رکھتے تھے، حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب قاسمیؒ کی نیلا گنبد لاہور میں صحبت حاصل ہوئی، ۹۳ ٹی ڈی اے درٹہ کروڑ لعل عیسن مرزائیت زدہ چک ہے، اس علاقے میں ہونے والے مقدمہ کی بھی ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ نے پیروی کی، زندگی بھر کسی مرزائی آفیسر کو سرزمین بھکر پر پنپنے نہیں دیا، جہاں سے سنا، کسی نے پیغام دیا، قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، جہاں کہیں قادیانی فتنہ سر اٹھاتا ان کی سرگرمی نظر آتی، آپ اس پر اس تیزی سے یورش کرتے دم بخود ہو کر دم دبا کر بھاگتے قادیانی نظر آتے ، قادیانی ڈاکٹر شوکت مجوکہ بھکر محکمہ ہیلتھ میں آیا ڈاکٹر صاحب نے اسکو بھاگنے پر مجبور کیا، ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ نے چشتی چوک ڈھانڈلہ گلی کے پاس موجود مرزا اڑے پر مرزائیوں کے بنائے گئے مورچے کے خلاف ضلعی انتظامیہ سے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے انتظامیہ کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مرزائیوں سے خود گروائیں، تاکہ وہ بعد میں مظلومیت کا ڈھونگ نہ رچا سکیں۔ انتظامیہ نے ڈاکٹر صاحب کی حکمت اور بصیرت کو سلام پیش کیا اور ان کی تجویز پر عمل کیا۔ یہ واقعہ ڈاکٹر صاحب کی سیاسی بصیرت اور ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کی بہادری کا ایک اور واقعہ یہ ہے کہ جب ریسکیو میں ایک مرزائی آفیسر امتیاز آیا، تو ڈاکٹر صاحب نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ مرزائی آفیسر نے ریسکیو کے کمپیوٹر کا استعمال مرزائیت کی تبلیغ کے لیے کیا، جو کہ ایک غیر قانونی اور غیر اخلاقی کام تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے ریسکیو کے نوجوانوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف آواز بلند کی اور اسے اپنے غیر قانونی کاموں سے باز رکھا۔ بالآخر مرزائی آفیسر کو راہ فرار پر مجبور ہونا پڑا۔

۱۹۹۴ء میں، ۱۶۲ ایم ایل کے نمبر دار شیخ دبیر قادیانی نے ضلع کونسل ہال بھکر میں ایک تقریب میں شرکت کی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر گفتگو شروع کی۔ بھکر ٹائم کے بانی ذوالقرنین سکندر مرحوم نے ڈاکٹر صاحب کو پیغام بھیجا، جس پر ڈاکٹر صاحب نے یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ بھکریؒ کو مطلع کیا اور فوری طور پر دیگر احباب کو بھی اعتماد میں لیا۔ ڈاکٹر صاحب نے امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی کی درخواست اور ایف آئی آر درج کروائی اور ڈٹ کر کھڑے رہے۔ والد گرامی حکیم سلطان محمود صاحب خادم

خانقاہ سراجیہ بھی اس مقدمہ میں ایک بار پیش ہوئے۔ بال آخر، نمبردار شیخ دبیر قادیانی اشتہاری قرار پایا اور ملک چھوڑ کر ایسے نو دو گیارہ ہوا کہ وہ ملک واپس نہیں آسکا۔ حیدرآباد تھل کے ڈاکٹر دلبند قادیانی کا بھرپور تعاقب کیا، حافظ والا کے مرزائی عمرہ پر جارہے تھے اطلاع ملنے پر اسلام آباد پاسپورٹ آفس میں جاکر پاسپورٹ کینسل کروایا، سینکڑوں مسلمان بچیوں اور بچوں کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنے۔

بھکر کا ایک نوجوان اکرام اللہ نیازی جو قادیانی ریٹائر ماسٹر صدیق جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے اور عبداللطیف کی تبلیغ سے مرزا طاہر کو بیعت کا خط لکھ چکا تھا، ڈاکٹر صاحب کے مطب خانہ پر حاضر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کو ختم نبوت کا لٹریچر دیا، قادیانیت پر گفتگو کی، اور اس نے مرزا طاہر کا خط ڈاکٹر صاحب کے حوالے کیا۔ اصل حقائق مرزا طاہر کو لکھ کر ۱۹۸۸ء میں قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔

نواں جنڈانوالہ کی ایک بچی کا رشتہ مرزائی سے ہوگیا جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کررہا تھا۔ اپنے شیخ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کے حکم پر ڈاکٹر صاحب نے مکمل تحقیقات کرواکر اس قادیانی کا قادیانی ہونا واضح کر کے اس بچی کی عزت و آخرت کا تحفظ کیا۔ پھر اسی مرزائی نے جوہرآباد آہیر خاندان کی بچی سے نکاح کی کوشش کی، ڈاکٹر صاحب نے اس کو بھی ناکام بنایا۔ بال آخر مرزائیوں نے آخری ہتھکنڈا استعمال کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو بھاری رقم کی پیشکش کی، ڈاکٹر صاحب نے ان کی اس پیشکش کو بھی ٹھکرادیا۔ یہ واقعہ بھی ڈاکٹر صاحب کی بہادری اور ان کی اخلاقی جرأت کا ثبوت ہے۔

۲۰۲۲ء جنوری میں مرزائیوں نے بھکر میں کئی کنال پر مشتمل رقبہ قادیانی جماعت کے نام منتقل کرنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر صاحب کو علم ہوا اور انہوں نے آواز بلند کی۔ تمام سیاسی مذہبی طبقات ڈاکٹر صاحب کے ہم آواز ہوئے اور الحمدللہ رجسٹری روک دی گئی۔

حیدرآباد تھل کے علاقے ماہنی میں فتنہ گوہر شاہی کے ماسٹر حبیب اللہ ماہنی کو ناکوں چنے چبوائے اور گرفتاری ہوئی، مقدمہ چلا اور بیرون ملک فرار ہوا اور اشتہاری قرار پایا۔

اسی طرح حال ہی میں خانسر کے قریب نواں گسو میں فتنہ گوہر شاہی جو بڑی قوت سے پنپ رہا تھا، ڈاکٹر صاحب کے تعاون سے ۲۰۱۹ء میں ان کے غیر قانونی پروگرام انتظامیہ کو مطلع کر کے کینسل کروایا اور اس کے بعد بھرپور لٹریچر تقسیم کیا۔ الحمدللہ چند گوہر شاہیوں نے اسلام قبول کرلیا اور ان کی سرگرمیوں میں مکمل گرفت حاصل ہوگئی۔

ڈاکٹر صاحب انتہائی نڈر انسان تھے معروف نام نہاد انسانی حقوق کی وکیل عاصمہ جہانگیر کو بھی للکارا اور ڈاکٹر صاحب کا یہ معاملہ بہت مشہور رہا۔ جب عاصمہ جہانگیر نے اپنے ''رسالہ جہد حق'' میں ڈاکٹر

صاحب کے خلاف لکھا، تو ڈاکٹر صاحب نے ایڈووکیٹ عمر خان چوہان کے ذریعہ نوٹس بھیجا اور مقدمہ قائم ہوا۔ بعد میں، عاصمہ جہانگیر کی طرف سے حسین نقی نامی شخص نے ایڈووکیٹ گلزار احمد کے ذریعہ معافی نامہ عدالت میں جمع کروایا، وہ حق بات کہنے میں کبھی مصلحت اور خوف کا شکار نہیں ہوئے بلکہ بڑی جرأت مندی اور توانا لہجہ میں بیان کرتے اور اس پر ڈٹ جاتے۔ جب بھی کسی کام کے لیے بڑھتے، پہلے خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ اور اب حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب سے دعاؤں کی درخواست کرکے کود پڑتے۔ ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں بہت سارے سانحات آئے، لیکن انہوں نے ہر مشکل کا سامنا بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ کیا۔

جب ان کی بیٹی کا انتقال ہوا، تو واپسی پر گھر پہنچے، راقم (محمد ساجد) تعزیت کے لیے حاضر ہوا، انہیں ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی گروہ کے خلاف ہونے والے مقدمہ کی تیاری کی فکر تھی۔ انہوں نے پیرانہ سالی میں بھی لاہور ہائیکورٹ میں پہنچ کر مقدمہ کی پیروی کی۔

ڈاکٹر صاحب سچے عاشق رسول تھے اور اہل بیت علیہم الرضوان سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے متعلق اکثر کہتے تھے کہ ان کی زندگی پر کوئی کتاب نہیں۔ لیکن جب مفتی حسین احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوہر آباد کی طرف سے ''خوشبوئے حسن'' نامی کتاب سامنے آئی، تو ڈاکٹر صاحب نے یکمشت پچاس عدد کتب منگوا کر اہل ذوق کو ہدیہ کیں۔ یہ واقعہ ڈاکٹر صاحب کی اہل بیت علیہم الرضوان سے عقیدت اور ان کے بارے میں علمی کاموں کی تشہیر کی خواہش کا ثبوت ہے۔ آپ کا اصلاحی تعلق شروع سے خانقاہ سراجیہ سے رہا۔ کچھ عرصہ سے ڈاکٹر صاحب علیل تھے فرماتے کہ ''اب میرے ساتھ کے سارے چلے گئے اکیلا میں رہ گیا ہوں''۔ وہ انتہائی کمزوری کا شکار ہو گئے تھے، لیکن تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کا جنون ان کے دل میں ابھی بھی جواں تھا۔

وہ خوشاب میں ختم نبوت کے کام اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کی خبر گیری کرتے رہے، آخر میں راقم کی کمر پر تھپکی دی، اور اپنی دعاؤں میں شامل کیا۔

یکم نومبر کو ان کی عیادت کے لیے حاضری ہوئی۔ وہ پریشان معلوم ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ پریشان نہ ہوں، جس مخلصانہ طریقے سے آپ نے ختم نبوت کا کام کیا ہے، آقا مدنی کریم ﷺ آپ کا استقبال کریں گے''۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ!

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے ادارہ مدرسہ خاتم النبیین کو آباد فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

قادیانیوں کے پھیلائے دو مغالطوں کا جائزہ

مولانا زاہد الراشدی

گزشتہ دنوں الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں علماء طلباء کی ایک نشست سے خطاب کا موقع ملا جس کا خلاصہ نذرِ قارئین ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ! قادیانی ہر دور میں مغالطوں سے کام لیتے آئے ہیں مغالطہ دینا ان کا خاص فن ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی پیش گوئی فرمائی تھی کہ میری امت میں ۳۰ اور ایک روایت کے مطابق ۷۰ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے اور ساتھ حضور نبی کریم ﷺ نے ان جھوٹے مدعیان نبوت کے دو وصف بیان کئے ''دجّالون، کذّابون'' کہ وہ دجل اور فریب سے کام لیں گے۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے یہ بات آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے فرمادی تھی۔ اس لئے میں عرض کیا کرتا ہوں کہ جھوٹی نبوت کا کاروبار چلتا ہی اس طرح ہے کہ اس کا ایک پہیہ دجل ہوتا ہے اور دوسرا پہیہ جھوٹ ہوتا ہے۔ قادیانی شروع سے ہی مغالطوں سے اپنا کام چلاتے آرہے ہیں اور آج بھی دو مغالطے عام طور پر دنیا بھر میں اور پاکستان میں دیئے جارہے ہیں۔

ایک مغالطہ قادیانی حضرات یہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جو دعویٰ کیا تھا وہ مستقل نبی ہونے کا نہیں تھا بلکہ جناب نبی کریم ﷺ کی پیروی میں امتی اور تابعدار نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، ان کا کہنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے رسول اللہ ﷺ سے باغی ہوکر ان کے مقابلے میں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ تابعداری میں حضور ﷺ کے امتی کی حیثیت سے نبوت کی بات کی ہے اس لئے کوئی خطرے کی بات نہیں ہے یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے اور لوگ بیچارے مغالطے کے شکار ہوجاتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اسی طرح کے امتی اور تابع نبی ہونے کا دعویٰ جناب نبی کریم ﷺ کے دور میں مسیلمہ کذاب نے بھی کیا تھا مسیلمہ نے جناب نبی کریم ﷺ کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور حضور علیہ السلام کے مقابلے پر نہیں، بلکہ آپ علیہ السلام کی تابعداری میں امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ میں کچھ باتیں اس پر دلیل کے طور پر عرض کروں گا۔ اس کی سب سے پہلی دلیل یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب جب لوگوں سے اپنی نبوت کی بات کرتا تھا تو پہلے جناب نبی کریم ﷺ کی نبوت کا اقرار کرواتا تھا، اور بعد میں اپنی نبوت کا اقرار کرواتا تھا روایات میں مذکور ہے کہ اس کے کلمہ میں پہلے محمد رسول اللہ تھا اس کے بعد مسیلمہ رسول اللہ تھا۔ (نعوذ باللہ)

احادیث کے ذخیرے میں یہ روایت موجود ہے کہ اس کی اذان بھی اسی ترتیب سے تھی کہ اس میں پہلے جناب نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہوتا تھا، اس کے بعد اس کی اپنی رسالت کی بات ہوتی تھی اور مسیلمہ کذاب نے جناب نبی کریم ﷺ کو جو خط لکھا تھا، اس کا عنوان بھی یہ تھا ''من مسیلمہ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ''

بخاری شریف میں مسیلمہ کذاب کا وہ خط موجود ہے اس نے جناب نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے اپنے خط میں یہ کہا تھا۔ ''انی اشرکت معک فی الامر'' کہ مجھے آپ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہے، یعنی میں مستقل نبی نہیں ہوں، بلکہ آپ کا شریک نبی ہوں۔ ''ولکن قریش قوما یعتدون'' لیکن قریشی بڑے ضدی لوگ ہیں، دوسرے کا حق تسلیم نہیں کیا کرتے، اپنی اجارہ داری قائم رکھتے ہیں، لیکن میں آپ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک ہوں، آپ کا مقابل نہیں ہوں۔ مسیلمہ کذاب کی پیشکش بھی یہی تھی وہ ایک موقع پر جناب نبی کریم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں خود بھی آیا تھا، ون ٹو ون ملاقات ہوئی، مکالمہ ہوا، اور جناب نبی کریم ﷺ نے اس کی باتوں کا جواب دیا، اس کی پیشکش یہ تھی کہ ایسا کریں کہ دو باتوں میں سے ایک بات طے کر دیں اپنے بعد مجھے اپنا جانشین نامزد کر دیں، یہ لکھ دیں کہ جب تک آپ حیات ہیں آپ نبی ہیں، آپ دنیا سے چلے جائیں گے تو میں آپ کا جانشین ہوں گا، تو مجھے کوئی اشکال نہیں ہے۔ اگر یہ بات منظور نہیں ہے تو تقسیم کر دیں، پکی اینٹیں آپ کی کچی اینٹیں میری، یعنی شہروں کے نبی آپ اور دیہات کا نبی میں۔ الغرض پیشکش اس کی یہی تھی کہ میں آپ کو مانتا ہوں اور آپ کا جانشین بننا چاہتا ہوں، آپ کے ساتھ کارِ نبوت میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔

حتیٰ کہ ختم نبوت کے پہلے شہید حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ جن کو مسیلمہ نے قتل کیا، ان سے جب اقرار کروایا تو اس کی ترتیب بھی یہی تھی حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کے سامنے ایک مجرم کے طور پر پیش کیا گیا، تو مسیلمہ نے پوچھا ''اتشھد انّ محمدا رسول اللہ'' کیا تم گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فرمایا ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد مسیلمہ نے پوچھا ''اتشھد انی رسول اللہ'' میرے بارے میں بھی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو اس صحابی رسول نے بڑا عجیب جواب دیا، سادہ سا سوال تھا تو سادہ سا جواب بھی ہو سکتا تھا۔ سوال یہ تھا کہ مجھے بھی اللہ کا رسول مانتے ہو؟ تو سادہ سا جواب یہ تھا کہ نہیں مانتا، لیکن اتنے سے جواب سے اس نوجوان صحابی کے جذبات کی تسکین نہیں ہو رہی تھی اس لئے حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ جواب نہیں دیا بلکہ جواب میں فرمایا ''ان فی اذنی صمما عن سماع م

تقول‘‘ محاورے کا ترجمہ یہ ہے کہ میرے کان یہ بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول ماننے کے بعد کسی اور کی رسالت کی بات بھی ہوسکتی ہے۔ اس پر حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ یہ سارے شواہد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب نے نبی اکرم ﷺ کے مقابلے میں مستقل نبوت اور رسالت کا دعویٰ نہیں کیا تھا، بلکہ آپ علیہ السلام کو رسول اللہ تسلیم کرتے ہوئے آپ کی پیروی میں خود کو شریک اور معاون نبی کے طور پر پیش کیا تھا اور مسیلمہ کا دعویٰ یہی تھا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کا تابعدار امتی، جانشین، ماتحت اور شریک نبی ہے۔ مسیلمہ کا دعوی بھی یہی تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی بھی یہی تھا۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے دور میں یہ دعویٰ تسلیم نہیں کیا اور سنت رسول یہی ہے کہ مدعی نبوت خواہ کیسا ہی ہو۔ امتی نبی کے نام سے آئے یا مستقل نبی کے نام سے آئے۔ نبی اور رسول کا عنوان رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور شخص کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مسیلمہ کا یہ دعوی تسلیم نہیں کیا تو اس کے بعد بھی کسی اور کا یہ دعوی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ جناب نبی کریم ﷺ کی سینکڑوں احادیث ہیں، ان میں سے صرف ایک اور حوالہ دینا چاہتا ہوں جناب نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ بڑا حساس معاملہ ہے خود حضور نبی کریم ﷺ اس معاملے میں کس قدر حساس تھے اور آپ کے اپنے احساسات وجذبات کیا تھے اس پر ایک واقعہ عرض کروں گا۔ آپ حضرات اس حوالہ سے اس مسئلے کی اہمیت کا اندازہ کرلیں کہ کہیں تھوڑا سا اشتباہ بھی اگر ہوا، کہیں ابہام پیدا ہونے کا کوئی امکان ظاہر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے فوراً وہاں وضاحت کی۔

بخاری شریف سمیت حدیث کی تقریباً ساری کتابوں میں یہ واقعہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، تو ایک مہینہ جانے کا سفر، ایک مہینہ واپسی کا سفر اور پتہ نہیں وہاں کتنا وقت گزرنا تھا، چونکہ لمبا سفر تھا تو مدینہ منورہ کے انتظامات کے لئے جناب نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں عمومی طور پر اپنا نائب حضرت عبداللہ بن عمر بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو بنایا، جبکہ خاندانی مسائل کے لئے حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے چھوڑا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے، بلکہ یہاں رہیں گے۔ حضرت علیؓ کو کوئی کہے کہ آپ میدان جنگ میں نہیں جائیں گے گھر میں رہیں گے، تو یہ بات ہضم ہونے والی نہیں تھی کہ وہ تو آدمی ہی میدان کے تھے حیدر کرار ہیں۔

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پریشان ہوئے کہ عرب کی حدود سے باہر یہ پہلا معرکہ ہے اور میں اس میں شریک نہیں ہوں گا، عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آپ چھوڑ کر جا رہے ہیں، میں گھر میں رہوں گا جہاد میں نہیں جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم گھر میں رہو گے جہاد میں نہیں جاؤ گے۔ حضرت علیؓ نے

بے چینی سے عرض کیا یا رسول اللہ خود آپ جہاد پر جا رہے ہیں اور مجھے بچوں میں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ حضور ﷺ کی اپنی حکمت تھی کہ پیچھے سارے معاملات کو نمٹانے کے لئے کوئی ذمہ دار آدمی ہونا چاہئے۔ حضرت علیؓ بار بار بے چینی اور اضطراب کا اظہار کر رہے تھے، تو حضرت علیؓ کی بے چینی دیکھ کر جناب نبی کریم ﷺ نے ان کو تسلی دینے کے لئے یہ الفاظ فرمائے ''اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ'' علیؓ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میرا اور تیرا وہی تعلق ہو جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا تھا، کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے تھے تو پیچھے اپنا قائم مقام ہارون علیہ السلام کو بنا کر جاتے تھے اور میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ حضرت علیؓ سن کر خاموش ہو گئے کہ یہ بڑے اعزاز اور بڑے فخر کی بات ہے۔ لیکن ساتھ ہی جناب نبی کریم ﷺ نے ایک اور جملہ بھی فرمایا۔ دیکھیں میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کی حساسیت کی بات کر رہا ہوں یہ مسئلہ اس قدر حساس ہے کہ ذرا سا وہم ذہن میں پیدا ہو سکتا تھا کیونکہ حضرت ہارون تو نبی تھے تو حضور ﷺ نے فوراً ساتھ ہی فرما دیا ''الّا انه لیس نبی بعدیٔ'' لیکن میرے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔

اس سے عقیدہ ختم نبوت کی حساسیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہارون علیہ السلام پیغمبر تھے اور جناب نبی کریم ﷺ حضرت علیؓ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دے رہے ہیں، تو اس سے کسی درجے میں دل میں جو وہم آ سکتا ہے اس کو بھی حضور ﷺ نے گوارا نہیں کیا اور فوراً شبہ دور کرنے کے لئے ساتھ ہی وضاحت فرما دی کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔ پہلی بات میں نے یہ عرض کی ہے کہ قادیانی عام طور پر یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ مرزا نے تو امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، کون سی قیامت آ گئی تھی تو میں عرض کیا کرتا ہوں کہ مسیلمہ کذاب نے بھی اسی قسم کا دعویٰ کیا تھا، لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے نہ خلافت، نہ جانشینی، نہ دیہات کا نبی، نہ تابع نبی، نہ شریک نبی، کوئی بات بھی قبول نہیں فرمائی۔

جب مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ آیا اور جناب نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی اور اس نے یہ پیشکش کی کہ مجھے اپنا جانشین نامزد کر دیں یا دیہات میرے حوالے کر دیں تو اس پیشکش کے جواب میں حضور نبی کریم ﷺ نے دو باتیں فرمائیں، ایک اصولی جواب تھا اور ایک عملی جواب تھا۔ اصولی بات تو یہ فرمائی کہ قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی: ''ان الارض لله یورثها من یشاء من عبادہٖ'' زمین کی وراثت اللہ کی ہے، وہ جسے چاہے دے یعنی زمین تقسیم کرنا اللہ کا کام ہے، جانشین بنانا یا نہ بنانا اللہ کا کام ہے۔ یہ اصولی جواب تھا کہ یہ فیصلے اللہ تعالیٰ نے کرنے ہیں، یہ میرے فیصلے نہیں ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا کہ تم مجھ سے جانشینی مانگتے ہو، نبوت کی شراکت اور حصہ مانگتے ہو۔ آپ نے زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اور فرمایا، یہ خشک لکڑی بھی مجھ سے مانگو گے تو میں تمہیں دینے کے لئے تیار نہیں

ہوں۔ الغرض حضور نبی کریم ﷺ نے نبی کا لفظ اپنے بعد کسی بھی حوالے سے ہو، اس کو قبول اور برداشت نہیں کیا۔ خود اللہ تعالیٰ نے بھی برداشت نہیں کیا اور جس کسی نے نبی ہونے کی بات کی تو وہ امت کے لئے بھی کسی دور میں قابل قبول نہیں رہا۔

قادیانیوں کا دوسرا مغالطہ پاکستان کے حوالے سے ہے۔ قادیانی دوسرا مغالطہ یہ دیتے ہیں کہ پاکستان میں ہمارے حقوق ہمیں نہیں دیئے جارہے، ہمارے مذہبی اور شہری حقوق پامال ہورہے ہیں اور ہم انسانی حقوق سے محروم ہیں۔ یہ اتنا بڑا پروپیگنڈا ہے کہ دنیا کے بہت سے ادارے اس سے متاثر ہوکر لٹھ لئے ہمارے پیچھے پھرتے ہیں کہ تم یہ کیا کررہے ہو؟ میں یہ مغالطہ بھی دور کرنا چاہتا ہوں۔ میرا قادیانیوں سے پہلا سوال یہ ہے کہ کیا تم پاکستان کے دستور کو مانتے ہو جسے پوری قوم مانتی ہے؟ قوم کا ہر طبقہ دستور کو مانتا ہے اور اس کے مطابق ملک چل رہا ہے۔ اگر تم بھی پاکستان کے دستور کو مانتے ہو تو اس کے دائرے میں تمہارے جو حقوق ہیں ہم نے پہلے ان سے بھی انکار نہیں کیا، آج بھی انکار نہیں ہے اور کبھی انکار نہیں کریں گے۔ دستور میں دیگر اقلیتوں کا عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں کا جو اسٹیٹس طے ہے، ہم نے بھی انکار کیا۔ ہمیں اگر ہندوؤں کو حقوق دینے سے انکار نہیں ہے، سکھوں اور عیسائیوں کو حقوق دینے سے انکار نہیں ہے، تو تمہیں کیوں انکار کریں گے؟

سوال یہ ہے کہ دستور نے اپنے دائرہ کار میں تمہارے جو حقوق طے کئے ہیں، وہ ہم دینے سے انکار کررہے ہیں؟ یا تم لینے سے انکار کررہے ہو؟ یہ بات واضح ہونی چاہئے۔ ہم نے تو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے کے بعد ان کی آبادی کے اعتبار سے دستور کے مطابق قومی اسمبلی کی سیٹ بھی دی تھی اور پنجاب اسمبلی میں سیٹ بھی دی تھی۔ بشیر طاہر صاحب ایم این اے رہے ہیں اور ایک قادیانی پنجاب اسمبلی کا ممبر بھی رہا ہے۔ دستور کے مطابق ان کا جو حق بنتا تھا وہ ہم نے دیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ حقوق کا تعین دستور کے دائرے میں ہوگا اور آبادی کے حساب سے ہوگا۔ اس کو لینے سے انکار قادیانیوں نے کیا ہوا ہے۔ انیس سو چوہتر کے بعد سے آج تک قادیانیوں نے الیکشن کا بائیکاٹ کر رکھا ہے، ووٹر لسٹوں میں نام لکھوانے سے اور مردم شماری میں خود کو غیر مسلم تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے۔ خود قادیانی دستور کے دیئے ہوئے اسٹیٹس کو اور اس کے دیئے ہوئے حقوق کو نہیں مانتے تو انکار ان کی طرف سے ہے، ہماری طرف سے نہیں ہے۔

ایک آدمی ملک میں آکر رہتا ہے اور کہتا ہے کہ میں دستور کو تو نہیں مانتا لیکن مجھے حقوق دو۔ تو اسے کہا جائے گا کون سے حقوق؟ پہلے دستور کو تسلیم کرو اور دستور نے جو تمہاری جگہ رکھی ہے اس جگہ کو تسلیم کرو۔ یہ قیامت تک نہیں ہوگا کہ تم نہ پارلیمنٹ کا فیصلہ مانو، نہ دستور کا فیصلہ مانو، نہ امت کا فیصلہ مانو، نہ علماء کا فیصلہ مانو

اور نہ عدالت کا فیصلہ مانو، سارے فیصلے ٹھکراتے چلے جاؤ اور پھر جا کر شور مچاؤ کہ ہمیں حقوق نہیں مل رہے۔ جب تم کسی کی بات نہیں مان رہے تو حقوق کونسے دیں؟ ان کا دعوی یہ ہے کہ ہم غیر مسلم اقلیت کا اسٹیٹس قبول نہیں کرتے ہمیں اکثریت والے حقوق چاہئیں۔ جھگڑا حقوق کا نہیں ہے، جھگڑا ٹائٹل کا ہے۔

بہر حال یہ قادیانیوں کا بہت بڑا فراڈ اور بہت بڑا مغالطہ ہے کہ پاکستان میں ہمارے حقوق غصب ہو رہے ہیں اور اسی مغالطے پر وہ دنیا میں اپنی دکان چمکا رہے ہیں، البتہ ہماری کمزوری یہ ہے کہ جہاں جہاں وہ کام کر رہے ہیں، ہم وہاں کام نہیں کر پا رہے۔ میں نے قادیانیوں کے دو بڑے مغالطے ذکر کئے ہیں، ایک مغالطہ مذہبی حوالے سے کہ مرزا غلام احمد قادیانی امتی نبی ہے، میں نے کہا کہ امتی نبی کا جھوٹا دعویدار حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی تھا، اسے حضور ﷺ نے قبول نہیں کیا تھا اور دوسرا مغالطہ حقوق کے حوالے سے دیتے ہیں، تو ہمیں حقوق دینے سے انکار نہیں ہے۔ دستور کو تسلیم کرو، پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم کرو، اس کے بعد جو تمہارے حقوق ہیں کسی ایک حق سے انکار کریں تو ہم مجرم ہیں۔ حقوق دینے سے ہم نے انکار نہیں کیا ہوا بلکہ تم نے لینے سے انکار کیا ہوا ہے۔ تمہاری ضد ہے کہ فیصلہ نہیں مان رہے اور چاہتے ہو کہ تمہیں وہ حقوق دیئے جائیں جو اس ملک کی اکثریت کے ہیں، یہ نہیں ہوسکتا۔

مولانا اللہ وسایا کا ہزارہ یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب

۷ر نومبر ۲۰۲۴ء کو ہزارہ یونیورسٹی شعبہ اسلامک سٹڈیز کے زیر اہتمام ہزارہ یونیورسٹی کنونشن ہال میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں ہزارہ یونیورسٹی سٹاف و اسلامک سٹڈیز کے سٹوڈنٹس سمیت ہر شعبہ کے اساتذہ پروفیسرز و سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء کے آئین میں مرزائیت کو کافر قرار دیئے جانے کے بعد مرزائی مبارک ثانی کیس میں امت مسلمہ کو دوسری فتح نصیب ہوئی اور قادیانیت کا منہ کالا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی کسی مغالطے میں مبتلا نہ رہے امت مسلمہ بیدار ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی نے غلطی سے بھی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی سوچ بھی کی تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن ختم نبوت کا پرچم انشاء اللہ تا قیامت بلند رہے گا۔ بہترین انتظامات و تحفظ ختم نبوت سیمینار انعقاد پر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر عابد نعمانی و جملہ رضا کاران نے شعبہ اسلامک سٹڈیز کے جملہ ذمہ داران کو خراج تحسین پیش کیا۔ سیمینار کے اختتام پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا طلباء کے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور امت مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی اور اسلام و پاکستان کی سربلندی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ...... ایک جذباتی نعرہ یا ایمانی تقاضا؟

حافظ محمد انس

شیزان منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی بدنام زمانہ مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اقتصادی اعتبار سے یہ فتنہ قادیانیت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ سادہ لوح مسلمان بھائیو! آپ نے کبھی غور کیا کہ جب آپ شیزان کی مصنوعات خریدتے ہیں تو آپ کی جیب سے رقم نکل کر مالکان شیزان کی تجوریوں میں جاتی ہے اور پھر اس رقم کا کثیر حصہ قادیانیوں کے مرکزی فنڈ میں چلا جاتا ہے۔ جس سے قادیانیت کے کفریہ اور خلاف اسلام منصوبے تکمیل پاتے ہیں۔ اس رقم کے ذریعہ قادیانی عبادت گاہیں تعمیر ہوتی ہیں۔ قادیانی مبلغین کو تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت کے جال میں پھنسا کر مرتد بنایا جاتا ہے۔ تحریف شدہ قرآن اور مسخ کردہ احادیث شائع کی جاتی ہیں۔ قادیانی عقائد پر مشتمل کفریہ لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے۔ انبیاء کرامؑ کی توہین اور صحابہ کرامؓ کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف خطرناک منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ سوچیں اور خوب سوچیں کہ آپ غیر ارادی طور پر قادیانیوں کے ان کفریہ منصوبوں میں کس حد تک شریک ہوئے؟۔

مسلمان بھائیو! آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ہم شیزان کی مصنوعات خرید کر قادیانی قزاقوں کی جھولیاں مال و دولت سے بھرتے ہیں۔ اقتصادی طور پر ان کو مضبوط بناتے ہیں اور اس گناہ عظیم کا ارتکاب بار بار کرتے ہیں تو ہماری دینی حمیت اور مذہبی غیرت کا معیار کیا ہوا؟۔ آپ نے کبھی سوچا کہ جلی ہوئی روٹی اور بے ذائقہ سالن آپ کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ اشیائے خوردنی پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں تو آپ کو گھن آتی ہے۔ لیکن شیزان جیسا ارتدادی مشروب اپنے معدہ میں انڈیلتے ہوئے آپ کو گھن کیوں نہیں آتی؟ اپنے دشمن کے گھر کی چیز تو آپ نہیں کھاتے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدترین دشمن کا تیار کردہ مشروب آپ کیسے پی لیتے ہیں؟ قادیانی مصنوعات خریدنا قادیان کی جھوٹی نبوت کے کفریہ فنڈ میں معاونت کرنا ہے۔ شیزان کی مصنوعات خریدنا گویا عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کے ہاتھ مضبوط کرنا اور ناموس رسالت کے دشمنوں کو مسلح کرنا ہے۔ اگر آپ کی غیرت یہ گوارا نہیں کرتی ہے کہ باپ یا بھائی کے دشمن کے ساتھ کاروبار کر کے اس کو فائدہ پہنچائیں تو پھر سوچیں کہ نبی کریمؐ کے دشمنوں کے ساتھ کاروبار کرنے اور شیزان کی مصنوعات خرید کر نبی کریمؐ کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرتے وقت آپ کی غیرت ایمانی کہاں رخصت ہو جاتی ہے؟۔

مرزائیت علامہ اقبالؒ کی نظر میں

انتخاب: مولانا عتیق الرحمٰن

علامہ اقبالؒ کی وفات کے بعد چند خودغرض قسم کے لوگ یہ پروپیگنڈہ کرنے لگے کہ علامہ اقبالؒ قادیانی عقائدونظریات کے حامی تھے۔ آج کل بھی کچھ لوگ اسی بات کو دہراتے نظر آتے ہیں۔ قادیانیوں اوران کے ہم نواؤں کے اس سفید جھوٹ کا جواب آپ کو خود علامہ اقبالؒ کی تحریرات کے اقتباسات سے ہی معلوم ہوجائے گا۔ اس کی تائید مزید کے لئے قادیان کے ایک معتبر نائی کی شہادت بھی پیش کی جاتی ہے جو علامہ اقبالؒ اوران کے والد بزرگوار کے بارے میں ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے صاف طور پر واضح ہے کہ علامہ اقبالؒ نہ صرف قادیانیت سے بیزار ہوگئے تھے۔ بلکہ آج تک مسلمانوں کے ہر طبقہ میں قادیانیت کے خلاف جونفرت پائی جاتی ہے وہ علامہ اقبالؒ کی غیرت ملی کا ہی نتیجہ ہے۔

قادیان کے ایک معتبر نائی کی روایت

’’بسم اللہ الرحمن الرحیم منشی محمد اسماعیل سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا ...... چند سال بعد جب سراقبال کالج میں پہنچے تو ان کے خیالات میں تبدیلی آگئی اورانہوں نے اپنے باپ کو بھی سمجھا بجھا کر احمدیت سے منحرف کردیا۔ چنانچہ شیخ نورمحمد صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ سیالکوٹ کی جماعت چونکہ نوجوانوں کی جماعت ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔ ان کے ساتھ چل نہیں سکتا۔ لہٰذا آپ میرانام اس جماعت سے الگ رکھیں۔ اس پر حضرت صاحب کا جواب میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے نام گیا جس میں لکھا تھا کہ شیخ نورمحمد (علامہ اقبالؒ کے والدگرامی) کو کہہ دیں کہ وہ جماعت سے ہی الگ نہیں بلکہ اسلام سے بھی الگ ہیں۔ ...... نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر سرمحمد اقبال بعد میں سلسلہ سے نہ صرف منحرف ہوگئے تھے، بلکہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں شدید طور پر مخالف رہے اور ملک کے نوتعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے خلاف جوزہر پھیلا ہوا ہے اس کی بڑی وجہ ڈاکٹر سرمحمد اقبال کا مخالفانہ پروپیگنڈہ تھا۔‘‘ (ازسیرت المہدی جلد سوم ص ۲۵۰ تا ۲۴۸، مصنفہ مرزابشیراحمد ایم اے)

قادیانی آنحضرت ﷺ کے گستاخ ہیں

ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت نے بانی اسلام کی نبوت

سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقص ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔'' (حرف اقبال ص ۱۳۱، ۱۳۲)

مرزا قادیانی کے نزدیک ملت اسلامیہ سڑا ہوا دودھ ہے

''ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہّ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا قادیانی) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی ان لوگوں کو (مسلمانوں کو) ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہی ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔ اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کے قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔...... اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں۔ پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟'' (حرف اقبال ص ۱۳۸، ۱۳۷)

قادیانی گروہ وحدت اسلامی کا دشمن ہے

''مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حسّاس ہیں جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔'' (حرف اقبال ص ۱۲۲)

ظل، بروز، حلول مسیح موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں

''اسلامی ایران میں مؤبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز حلول ظل وغیرہ

اصطلاحات وضع کیں۔ تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں۔ بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی مؤبدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اوّل کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔'' (حرف اقبال ص ۱۲۳، ۱۲۴)

اسلام کے بنیادی اصول کے پیشِ نظر قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ہونے کا مشورہ

''اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدت الوہیت پر ایمان' انبیائے علیہم السلام پر ایمان اور رسول کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیائے کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو۔ تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔'' (حرف اقبال ص ۱۳۶، ۱۳۷)

قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں...... علامہ اقبالؒ کا خط پنڈت جواہر لال نہرو کے نام

لاہور...... ۲۱ جون ۱۹۳۶ء　　میرے محترم پنڈت جواہر لال!

آپ کے خط کا جو مجھے کل ملا بہت بہت، شکریہ۔ جب میں نے آپ کے مقالات کا جواب لکھا تب مجھے اس بات کا یقین تھا کہ احمدیوں کی سیاسی روش کا آپ کو کوئی اندازہ نہیں ہے۔ دراصل جس خیال نے خاص طور پر مجھے آپ کے مقالات کا جواب لکھنے پر آمادہ کیا وہ یہ تھا کہ دکھاؤں علی الخصوص آپ کو کہ مسلمانوں کی یہ وفاداری کیونکر پیدا ہوئی اور بالآخر کیونکر اس نے اپنے لئے احمدیت میں ایک الہامی بنیاد پائی۔ جب میرا مقالہ شائع ہوچکا تب بڑی حیرت واستعجاب کے ساتھ مجھے یہ معلوم ہوا کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی ان تاریخی اسباب کا کوئی تصور نہیں ہے جنہوں نے احمدیت کی تعلیمات کو ایک خاص قالب میں

ڈھالا۔ مزید برآں پنجاب اور دوسری جگہوں میں آپ کے مقالات پڑھ کر آپ کے مسلمان عقیدت مند خاصے پریشان ہوئے۔ ان کو یہ خیال گزرا کہ احمدی تحریک سے آپ کو ہمدردی ہے اور یہ اس سبب سے ہوا کہ آپ کے مقالات نے احمدیوں میں مسرت وانبساط کی ایک لہر سی دوڑا دی۔ آپ کی نسبت اس غلطی کے پھیلانے کا ذمہ دار بڑی حد تک احمدی پریس تھا۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میرا تاثر غلط ثابت ہوا۔ مجھ کو خود ''دینیات'' سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔ مگر احمدیوں سے خود انہی کے دائرہ فکر میں نپٹنے کی غرض سے مجھے بھی ''دینیات'' سے کسی قدر جی بہلانا پڑا۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ اسلام اور ہندوستان کے ساتھ بہترین نیتوں اور نیک ترین ارادوں میں ڈوب کر لکھا۔ میں اس باب میں کوئی شک وشبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی اسلام اور ہندوستان (موجودہ ہندوپاک) دونوں کے غدار ہیں۔'' (کتاب کچھ پرانے خطوط حصہ اوّل ص ۲۹۳، مرتبہ جواہر لال نہرو مطبوعہ جامعہ لمٹیڈ نئی دہلی انڈیا، مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم اے ایل ایل بی)

مولانا اللہ وسایا کا مرکزی جامع مساجد مانسہرہ وداتہ میں خطاب

۸/نومبر حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطبہ جمعہ کے موقع پر مرکزی جامع مسجد مانسہرہ و بعد از مغرب مرکزی جامع مسجد ختم نبوت داتہ میں عظیم الشان سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس موقع پر تحصیل خطیب مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا عنایت الرحمٰن خطیب جامع مسجد داتہ، مولانا محسن عتیق خطیب جامع مسجد داتہ، محسن خان ایڈووکیٹ، سید مصدق شاہ بخاری، برکت علی خان عرف کامی بابا، حیدر علی خان ایڈووکیٹ، سمیت تاجران وعلماء کرام سمیت ہر مکتبہ فکر کے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر صدارت خطیب وضلعی امیر مولانا مفتی وقار الحق عثمان نے کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس دیبگراں مانسہرہ وبسیاں بالاکوٹ

۷/نومبر ۲۰۲۴ء کو جامع مسجد دیبگراں میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں قاری مصباح الھدیٰ، مولانا عتیق الرحمن سیف ملتان، حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ صدارت مفتی وقار الحق عثمان امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ نے کی۔

۸/نومبر کو بسیاں تحصیل بالاکوٹ میں مفتی رضوان الحق امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل بالاکوٹ کی جامع مسجد میں ختم نبوت کے عنوان پر خطبہ جمعہ مولانا عتیق الرحمن سیف ملتان نے پڑھایا۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

تبصرہ کتب

مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن سیف

نام کتاب: تنویر العینین فی مکانۃ الامام الحسین یعنی مقام سیدنا حسینؓ: مؤلف:
مولانا عبدالحمید تونسوی۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: درج نہیں۔ ملنے کا پتہ: مرکز رحماءؓ م جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان۔

مولانا عبدالحمید تونسوی کی نئی تصنیف لطیف سامنے آئی ہے۔ جس میں آپ نے تحریر کیا کہ ”اہل حق اہل سنت والجماعۃ جمہور اہل علم کا فیصلہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت حسینؓ کا مؤقف بہر حال درست تھا۔ اور یزید جو کہ غیر صالح، غیر عادل، فاسق و فاجر اور بادشاہ جائر تھا۔ کا رویّہ نادرست۔“ (مقام سیدنا حسین ص ۲۳۰)

مزید لکھتے ہیں: ”انہوں (صحابہؓ) نے یہ بیعت (یزید) واقعہ کربلا سے پہلے کی نہ کہ بعد میں بلکہ شہادت حسینؓ کے بعد اکثر حضرات نے یزید کی بیعت فسخ کر دی۔ جس کے نتیجہ میں حرّہ کا واقعہ پیش آیا“

(مقام سیدنا حسینؓ ص ۲۳۱)

دنیا جانتی ہے کہ ہمارے اس خطہ میں معروف ناصبی بدنصیب محمود عباسی نے سیدنا حسینؓ کو باغی کہا۔ یزید کی تحسین اور سیدنا حسینؓ کے مؤقف کی تحقیر کی۔ اس کی کتابوں کے بروکر اور اس کے طبلچی شرذمہ قلیلہ نے اس کے مؤقف کو اختیار کر کے دنیا و آخرت کی رسوائیوں کو اپنا مہمان بنالیا۔ اللہ رب العزت کی کروڑوں رحمتیں ہوں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ کی تربت پر کہ آپ نے ان حالات میں علی الاعلان یزید کو ”یزید پلید“ قرار دے کر اہل حق کے مؤقف کی تائید اور ناصبی گروہ کی تھوتھنی میں گرم گرم تارکول انڈیل دیا۔ اور دوسرے مقام پر آں مرحوم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان خود کو یزید کہلوانا پسند نہیں کرتا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، ایسے حضرات نے یزید کو پلید، بدنصیب، بے نصیب، بے دولت پتہ نہیں کیا کچھ کہا جو ریکارڈ کا حصہ ہے۔ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے درّے لگوائے۔

اس کے باوجود بعض محروم القسمت آج بھی امیر یزید کے جھنڈے اٹھائے پھر رہے ہیں۔ حالانکہ واقعہ حرہ اور واقعہ کربلا کے بعد یزید کی تحسین کو اہل سنت نے کبھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔ ضرورت تھی

کہ اس دور میں ایسی کتاب مختصر مگر جامع، دلائل وبراہین سے بھرپور عام فہم سامنے آتی۔ جس میں یزید پلید پر ناصبیوں اور رافضیوں کے مؤقف کی بجائے۔ اہل حق اہل سنت کے مؤقف کو اجاگر کیا جاتا۔ ہمارے خیال میں مولانا عبدالحمید تونسوی کی اس تصنیف نے اس دور کی اس ضرورت کو پورا کردیا ہے۔ پڑھیے کہ ایمان ووجدان کو تازگی نصیب ہوگی۔

نام کتاب: ہمدم مکرم۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: درج نہیں۔ مؤلف: مولانا مفتی محمد فاروق شاہین۔ ملنے کا پتہ: جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم۔

۱...... غیر منقوط تفسیر سواطع الالہام لکھی گئی، یہ علامہ ابوالفیض فیضی کا تبحر علمی اور شاندار نرالی کوشش تھی اور زمانہ ۱۵۸۱ء اکبر بادشاہ کا تھا۔ ابوالفیض فیضی اور ابوالفضل دو صاحبان اکبر بادشاہ کے بگاڑ کا سبب اور فتنہ دین الٰہی کا باعث بنے۔

۲...... دوسرے حضرت مولانا قاضی کرم الدین بھیں والوں کے چچازاد بھائی مولانا فیض حسن فیضی ساکن بھیں ضلع چکوال تھے۔ جنہوں نے ایک بے نقط قصیدہ لکھ کر ملعون قادیان کے سامنے رکھا اس کا ترجمہ وتفہیم تو درکنار مرزا مردود کے لیے اس قصیدہ کی عبارت پڑھنا بھی دشوار ہوگیا۔

۳...... مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کے صاحبزادہ مولانا ولی رازی نے آپ ﷺ کی سیرت پر غیر منقوط کتاب ''ہادی عالم ﷺ'' لکھی۔

۴...... راقم کی معلومات کے مطابق اس خطہ میں اب چوتھی کامیاب کوشش ہمارے سامنے ہے۔ کہ آپ ﷺ کے یار غار سید صدیق اکبرؓ کی سوانح سو صفحات سے زائد کی کتاب ''ہمدم مکرم'' کے نام پر جامعہ حنفیہ جہلم کے فاضل مولانا مفتی محمد فاروق شاہین نے یہ غیر منقوط کتاب لکھی، مفتی محمد اعظم ہاشمی صدر سنی دارالافتاء فیصل آباد نے اس پر نظر ثانی فرمائی۔

ہمارے مخدوم ومخدوم زادہ مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق مہتمم جامعہ حنفیہ مدنی محلہ جہلم نے دیدہ زیب طور پر طباعت سے سرفراز کیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ پر غیر منقوط نرالی سوانح قاری محمد ابوبکر صدیق کو ہی شائع کرنا چاہیے تھی۔ مجھے تو صرف شکریہ ادا کرنا ہے کہ انہوں نے ایک نسخہ عنایت فرمایا۔ دوسرا میں نے مانگ کرلیا کہ ملتان وچناب نگر دونوں لائبریریوں کو اس عظیم کاوش کی موجودگی کا اعزاز دوں۔

واقعی یہ کاوش انتہائی مبارک باد کے لائق ہے، کتاب کا انتساب حضرت امام اہل السنت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے نام کیا گیا ہے۔ لیجئے کتاب کے حصول سے خود کو محروم رکھنا افسوس کا باعث ہوگا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

مولانا مفتی راشد مدنی صاحب کا تین روزہ تبلیغی دورہ

۳۰/اکتوبر بمقام نشپہ آئل فیلڈ کرک دوپہر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں حاجی اسلم خان کرک، حافظ جاوید انور نگران ضلع کرک، مولانا سیف الاسلام ناظم نشرواشاعت ضلع کرک، اس کے علاوہ جید عالم دین مولانا مقصود گل، مولانا عتیق الرحمٰن مولانا زاہداللہ حقانی وغیرہ حضرات نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا مفتی راشد مدنی اور مولانا عابد کمال نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

کرک بار روم سے خطاب: ۳۱/اکتوبر صبح ۱۰ بجے پروگرام ڈسٹرکٹ کورٹ کرک میں منعقد ہوا، مفتی راشد مدنی نے وکلاء حضرات سے خصوصی خطاب کیا اور ختم نبوت کے مسئلہ کے اہمیت کو بیان کیا اور وکلا حضرات کو ان کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے بیان کیں، اس پروگرام میں تمام وکلاء، ڈسٹرکٹ بار صدر جناب مالک رحمان ایڈوکیٹ، جناب ہارون الرشید ایڈوکیٹ، جناب وسیع اللہ ایڈوکیٹ، جمعیت لائرفورم ضلع کرک کے صدر جناب سراج الاسلام ایڈوکیٹ نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

تاجر برادری سے خطاب: ۳۱/اکتوبر بروز جمعرات تیسرا پروگرام کرک شہر میں تاجر برادری کے لیے تھا۔ یہ پروگرام دوپہر تین بجے شروع ہوا۔ پروگرام میں سینکڑوں کی تعداد میں تاجر برادری کے ارکان موجود تھے۔ حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے خصوصی مذاکرہ کیا اور تاجر برادری کو ان کی ذمہ داریوں کی نشاندہی فرمائی اور کہا کہ قادیانی مصنوعات آپ کے شہر میں بھی موجود ہے۔ آپ لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ قادیانی مصنوعات کی ایجنسیاں جن تاجر برادریوں کے پاس ہیں۔ آپ لوگ ان کے ساتھ مذاکرہ کریں کہ یہاں آپ لوگ جو قادیانی مصنوعات مارکیٹ میں بھیجتے ہو اس کا کچھ حصہ دین کی تحریف کے لیے اور حضور ﷺ کی گستاخی کے لیے نعوذ باللہ استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان تاجر ہونے کے آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ان لوگوں کو قادیانی مصنوعات کے بیچنے سے منع کریں اور ان کو حضور ﷺ کی ناموس کی غیرت دلائیے، ان شہروں میں قادیانیوں کا آنا جانا ہوتا ہے قادیانیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا آپ حضرات ان سے اجتناب کریں۔

ختم نبوت کورس کرک: ۳۱/اکتوبر برز جمعرات اور یکم نومبر بروز جمعہ دو روزہ ختم نبوت کورس

بمقام مدرسہ تجوید القرآن کرک منعقد کیا گیا تھا۔ کورس تین نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست ۳۱؍اکتوبر دو پہر تین بجے ہوئی۔ اس کا آغاز قاری غلام فرید کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلی نشست میں مولانا عابد کمال کا بیان ہوا۔ شام کے بعد دوسری نشست میں حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے طلبہ کرام کو وہ مخصوص آیات کریمہ بیان کیے جس میں قادیانی حضرات دجل سے کام لیتے ہیں اور اس سے وفات عیسیٰ یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کے جاری ہونے کے لیے بطور تحریف استدلال لیتے ہیں ان کے جوابات دیے گئے اور تمام طلباء کرام کو بھی سمجھایا گیا۔ کورس کے دوسرے دن آخری نشست صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک تھی۔ جس میں مولانا مفتی راشد مدنی نے تفصیلاً گفتگو فرمائی۔ کورس کے اختتام پر تمام طلبہ کرام کو اعزازی سندات جاری کیے گئے اور ایک ایک ہزار روپیہ واپسی کا کرایہ بھی مقامی جماعت کی طرف سے دیا گیا۔ کورس میں ۳۰۰ سے زیادہ سکول، کالجز، یونیورسٹی، اساتذہ، دینی مدارس کے طلبہ کرام نے شرکت فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس گلستان قلعہ عبداللہ

مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گلستان قلعہ عبداللہ کے زیر اہتمام ۱۶؍نوبر ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ مرکزی جامع مسجد خاتم النّبیین عبدالرحمٰن زئی میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء منعقد ہوا۔ کانفرنس سے مولانا مطیع اللہ آغا، مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا عنایت اللہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس نوحصار کوئٹہ

مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نوحصار کوئٹہ کے زیر اہتمام ۱۷؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز اتوار جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لالا خان بادیزئی ٹاؤن کوئٹہ میں انعقاد پذیر ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی روزولی خان، تلاوت قاری محمد ابراہیم کاسی، ہدیہ نعت محترم اشرف مظلوم یار نے پیش کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حافظ حمداللہ، مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص، مولانا فضل غفور، مولانا مفتی محمد احمد، مولانا عنایت اللہ، مولانا نعمت اللہ نے بیانات کئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے مولانا عبدالسلام، مولانا عبدالمتین نے خوب محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس پشین

مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ سراناں پشین کے زیر اہتمام ۱۵ نومبر ۲۰۲۴ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد شادیزئی سیداں میں پہلی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد از نماز ظہر تا عشاء منعقد

ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت الحاج مطیع اللہ آغا نے کی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حافظ محمد یوسف، مفتی محمد احمد، مولانا عنایت اللہ، مولانا حیات اللہ، ودیگر مقررین کے بیانات ہوئے۔ جبکہ ہدیہ نعت جناب عبدالصبور سرور نے پیش کی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے مولانا قمرالدین، مولانا احسان اللہ، مولانا محمد زاہد، مولانا شان الدین وغیرہم کی محنتیں لائق تحسین ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس چمن

مجلس تحفظ ختم نبوت چمن کے زیر اہتمام ۱۴ر نومبر ۲۰۲۴ء جامعہ اسلامیہ علامہ عبدالغنی ٹاؤن میں آٹھویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا حافظ محمد یوسف نے کی، جبکہ مفتی محمد احمد، مولانا عنایت اللہ، جمعیت علماء اسلام چمن کے امیر مولانا عبدالمنان، حافظ عبدالرشید کے بیانات ہوئے۔ آخری خطاب مجلس کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا ہوا، کانفرنس کو حافظ عبدالرشید، حافظ عطاء اللہ، مولاما عصمت اللہ، بھائی محمد نعیم کی محنتوں نے چار چاند لگا دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس نوشکی

مجلس تحفظ ختم نبوت نوشکی کے زیر اہتمام ۱۳ر نومبر ۲۰۲۴ء کو پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء مرکزی عیدگاہ غریب آباد نوشکی میں انعقاد پذیر ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مفتی محمد احمد، مولانا عنایت اللہ، مولانا غلام نبی، مولانا عبدالغنی، مبلغ گوادر، سمیت متعدد مقررین نے خطاب کئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے مولانا عبدالمنان وغیرہ نے سعی فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام ۱۲ر نومبر ۲۰۲۴ء بروز منگل کو سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء جامع مسجد قندھاری میں انعقاد پذیر ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی صاحب مدظلہ نے فرمائی، حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا مختار احمد، مفتی محمد احمد، مولانا عبدالرحمن رفیق، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا حسین احمد شرودی، مفتی عبدالرزاق، مولانا حفیظ اللہ، سمیت متعدد مقررین نے خطابات کئے، نقابت کے فرائض مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ نے سرانجام دیئے۔

فیصل آباد میں ختم نبوت کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۴ نومبر ۲۰۲۴ء بروز

جمعرات بعد نماز عشاء محلہ مصطفیٰ آباد گلی نمبر ۴ میں منعقد ہوئی، جس میں تلاوت مولانا قاری عبداللہ ہاشم دارالعلوم فیصل آباد نے کی، نعتیہ کلام مولانا محمد قاسم گجرلاہور، قاری محمود مدنی، قاری محمد سعید مدنی، قاری نیاز الرحمٰن، قاری مونس داؤد۔ بیانات حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد یوسف ثالث مدیر دارالعلم فیصل آباد، حضرت مولانا مفتی عبدالشکور رضوی امیر جمعیت علماء پاکستان فیصل آباد، حضرت مولانا محمد یوسف شیخوپوری، جناب صاحبزادہ مبشر محمود، صدارت حضرت مولانا مفتی سید خبیب احمد شاہ امیر مجلس فیصل آباد، سیکرٹری مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرشید غازی، اختتامی دعا حضرت مولانا محمد نعمان نے کرائی۔ کھانے کے انتظامات کی نگرانی مولانا محمد انیس الرحمن اور سیکورٹی کے انتظامات مولانا محمد عمار، مولانا عطاء الرحمن جامعہ دارالقرآن بمع طلباء نے کی، پنڈال کی تیاری طلباء جامعہ شمس العلوم و جامعہ فتح الرحیم و کارکنان نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

۲۷ نومبر ۲۰۲۴ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ میڈیکل کالج کے معزز دوست واحباب جناب ڈاکٹر افنان اور انکے رفقاء اور ڈاکٹر فہیم شاہ کی کوششوں سے کوہاٹ میڈیکل کالج میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تمام ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ کے مبلغ جناب مفتی عابد کمال نے عقائد، رد قادیانیت اور عیسائیت پر تفصیلی گفتگو فرمائی جس میں انہوں نے قادیانیوں کا طریقہ واردات اور ان کی مسلمانوں کو مرتد کرنے کوششوں کا خصوصی طور پر تذکرہ فرمایا۔ تقریباً ۹۰ فیصد طلباء نے شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر مسرت جبین پرنسپل کالج ہذا نے کی۔ جنہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا اور مہمانوں کا بھرپور استقبال کیا اور پر تکلف طعام کا انتظام کیا۔

ختم نبوت کانفرنس جام پور

۱۹ر نومبر ۲۰۲۴ء جامع مسجد ابوایوب انصاریؓ ماڈل ٹاؤن بائی پاس روڈ جام پور میں قاری عبدالقدیر یزدانی کی میزبانی میں سیرت النبیؐ و ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کے مہمانان گرامی حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی خالد محمود رئیس جامعہ دارالافتاء ڈیرہ غازی خان، حضرت مولانا ابوبکر عبداللہ امیر مجلس ختم نبوت ضلع راجن پور، مولانا سید حافظ محمد اکبر شاہ بخاری، حاجی جان محمد خان لاشاری، وقار احمد خان لاشاری، مولانا عبدالحئی اللہ آباد، چوہدری محمد اعجاز مشتاق سابقہ کونسلر۔ مولانا محمد اقبال ساقی مبلغ مجلس ختم نبوت ڈیرہ غازی خان، صاحبزادہ مفتی عبدالقدوس مبشر، مولانا محمد اقبال امیر مجلس ختم

نبوت تحصیل جام پور۔ قاری محمد مظہر صاحب اور کثیر تعداد میں علماء، قراء، عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس راجن پور

۱۹؍نومبر ۲۰۲۴ء بعد نماز ظہر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے زیر اہتمام مدرسہ مصباح العلوم جاگیر گبول راجن پور میں تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ ہزاروں افراد کی شرکت ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا، سجادہ نشین کوٹ مٹھن دربار فرید حضرت خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ کی خصوصی آمد، مولانا غلام یاسین شاکر کی زیر سرپرستی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر شیخ الحدیث مولانا ابوبکر عبداللہ کی صدارت اور مولانا محمد اقبال ساقی مبلغ مجلس ختم نبوت ضلع راجن پور و جلیل الرحمان صدیقی کی نگرانی رہی، جس میں ضلع بھر کے تمام مجلس ختم نبوت کے یونٹوں نے شرکت کی جس میں خاص طور پر یونٹ جام پور، یونٹ لنڈی سیدان، چک شہید یونٹ فاضل پور سرفہرست ہیں جنہوں نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔

حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد عمر فاروقی، مولانا نصر اللہ قاسمی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کے میزبان مدرسہ مصباح العلوم جاگیر گبول کے مہتمم مولانا نعمت اللہ گبول تھے۔ ضلعی امن کمیٹی کے ممبران قاری محمود احمد قاسمی، قاری نور الحسن بخاری، مولانا مولا بخش صدیقی، سید عبدالرحمن شاہ، مولانا عزیز اکبر قاسمی نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ حافظ مزمل حنیف جام پوری نے حمد و نعت نظمیں اور ختم نبوت کے ترانے پیش کیے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد وسیم عثمانی فاضل پور، قاری صادق چانگ کی زیر نگرانی انصار الاسلام کے رضا کاروں نے سیکیورٹی کے فرائض سرانجام دیے۔

اسٹیج پر مولانا پیر کفایت اللہ درخواستی، مفتاح العلوم راجن پور کے مہتمم حافظ رفیق احمد، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالقدوس مبشر، محمد شریف سڈوانی، مولانا محمد نعمان مدنی، مولانا جلیل الرحمن قریشی، مولانا اکمل قاسمی مفتی شفیق الرحمن، مولانا نعمت الرحمن فاروقی، جے یو آئی سٹی راجن پور کے امیر مفتی مطیع اللہ، فاضل پور کے امیر مولانا الٰہی بخش ساقی، نائب امیر مولانا طاہر القاسمی گوپانگ، حاجی جلیل الرحمن فاروقی، مولانا سعد اللہ حیدری، قاری عبدالجبار، مفتی محمد امداد اللہ حیدری و دیگر علماء بھی سٹیج پر موجود تھے۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا غلام یاسین شاکر نے اختتامی دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس اٹک

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت میں ۲؍نومبر کو چالیسویں عظیم الشان ختم نبوت

کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مقامی امیر مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی نے کی، تلاوت حافظ زاہد جالندھری، قاری عمر شین باغی نے کی۔ نعت نور حسن، بابا خورشید احمد راولپنڈی نے پیش کی۔ بعدازاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی قاضی محمد اسعد الحسینی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس حضرو

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳/نومبر کو جامعہ اسلامیہ جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اخلاق احمد مدنی نے خطاب کیا، تلاوت قاری انوارالحسن شاہ، اور قاری محمد اعظم نے کی۔ صدارت مقامی امیر قاری محمد اسماعیل نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس خیرپور ٹامیوالی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام غلہ منڈی کے میدان میں ۱۹/نومبر کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمد عبداللہ مہتمم جامعہ خیرالعلوم نے کی جب کہ مہمان خصوصی جامعہ خیرالعلوم کے شیخ الحدیث مولانا ارشادالحق تھے۔ مولانا قاری عبدالرحمان جامی، مولانا عبدالحنان صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم مبلغ بہاولپور کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

جامعہ نعمانیہ غلام محمد آباد کے زیراہتمام ۲۰/نومبر صبح ۹ بجے تا نماز عصر ختم نبوت کانفرنس سے مولانا عثمان بیگ، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی مطیع اللہ نے خطاب کیا، جامعہ سے قرآن پاک مکمل کرنے والے ۳۲ طلبہ وطالبات کی دستار بندی چادر پوشی کی گئی، جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم وشیخ الحدیث نے چار نوجوانوں کے نکاح پڑھائے۔

رحیم یار خان میں چھ عظیم الشان پروگرام

مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے زیراہتمام سالانہ سہ روزہ تبلیغی دورہ میں چھ عظیم الشان پروگرام منعقد ہوئے۔

۱...... ختم نبوت کنونشن خان پور: ۲۵/نومبر ۲۰۲۴ء صبح ۱۱ بجے سے عصر کی نماز تک غلہ منڈی خانپور کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ تمام مکتبہ حیات سے تعلق رکھنے والے نمائندہ حضرات کی بھرپور حاضری تھی، تاجر، وکلاء، علماء، خطباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا

نور محمد ہزاروی، سید محمد کفیل بخاری، مولانا عامر فاروق عباسی، کے بیانات ہوئے، صدارت صاحبزادہ مولانا سہیل دین پوری نے فرمائی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا خلیل الرحمن درخواستی، مولانا قاضی جوادالرحمن، مولانا اسعدالرحمن درخواستی نے شرکت سے سرفراز فرمایا۔

۲...... ختم نبوت کانفرنس لیاقت پور: ۲۵؍نومبر ۲۰۲۴ء جامع مسجد گلزار مدینہ میں بعد از مغرب تارات گئے منعقد ہوئی، تحصیل بھر سے قافلوں نے وفود در وفود شرکت کی، یہ بات زبان زد عوام تھی کہ اتنا بڑا اجتماع پہلی بار منعقد ہوا ہے، قریبی مدرسہ البنات میں مستورات کا اجتماع اس کے علاوہ تھا، تلاوت قاری محمد عثمان نعت مولانا اجمل علی حیدری، صدارت مولانا سہیل دین پوری، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا مفتی محمد سلطان، مولانا عمر فاروق عباسی، قاری عبدالرحمن امیر جمعیت علماء اسلام ترنڈہ، مولانا خلیل الرحمن درخواستی، چوہدری محمد ظفر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لیاقت پور، مولانا محمد عمران، مولانا سید محمد ناصر شاہ فیروزہ، مولانا اللہ وسایا نے شرکت وخطاب فرمایا، مرد وخواتین سب میں مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا گیا، آخر میں تمام شرکاء کی ضیافت کا اعلیٰ پیمانہ پر اہتمام کیا گیا۔ کانفرنس کا عظیم الشان انعقاد ہزاروں خوشیوں کا مژدہ جانفزا ثابت ہوا۔

۳...... ختم نبوت کانفرنس ترنڈہ سوائے خان: ۲۶؍نومبر ۲۰۲۴ء صبح ۱۱ بجے سے عصر تک بستی ملکانی نزد ترنڈہ سوائے خان میں عظیم ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ ایک ایکڑ میں مردوں کے لیے اور اتنا بڑا پنڈال عورتوں کے لیے علیحدہ بنایا گیا۔ قدرت کا کرم کہ دونوں پنڈال حاضرین سے اٹے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا محمد امجد خان لاہور، مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا نور محمد سرگودھا، جناب عرفان محمود برق لاہور، مولانا عبدالرؤف ربانی، جناب ریاض احمد نوری، مفتی محمد سلطان مبلغ مجلس رحیم یار خان، کے ایمان افروز بیانات ہوئے، تمام حضرات وخواتین میں مجلس کا لٹریچر تقسیم ہوا، مولانا کلیم اللہ، مولانا قاضی خلیل اللہ، مولانا خلیل الرحمن درخواستی نے شرکت سے سرفراز فرمایا، صدارت واختتامی دعا مولانا صاحبزادہ محمد سہیل دین پوری نے فرمائی۔ کانفرنس کی نقابت ونگرانی مولانا محمد راشد مدنی نے فرمائی۔

۴...... ختم نبوت کانفرنس منٹھار: ۲۴؍نومبر ۲۰۲۴ء کو بعد از عشاء منٹھار کے ذوق میرج ہال کے گراؤنڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، صدارت حضرت صاحبزادہ میاں محمد سہیل دین پوری، تلاوت قاری محمد اسماعیل، مولانا عامر فاروق عباسی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد امجد خان لاہور، جناب عرفان محمود برق، مولانا حفیظ اللہ شیرازی، مفتی محمد سلطان، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا اللہ وسایا کے ولولہ انگیز بیانات ہوئے۔ وسیع وعریض پنڈال بھرا ہوا تھا۔ صاحبزادہ مولانا خلیل الرحمن درخواستی، مولانا

قاضی جوادالرحمن، مولانا محمد بلال کچہ مزاری، مولانا سعید الرحمن، مفتی عبداللطیف، مولانا غلام مرتضیٰ، غرضیکہ علاقہ بھر کی دینی وسیاسی قیادت سٹیج پر تشریف فرما تھی، رات گئے عظیم روایات کی حامل کانفرنس بخیر وبخوبی اختتام پذیر ہوئی، جم غفیر دعا کے بعد جب رواں رواں ہوا تو میلے کا سماں لگتا تھا، ان شاء اللہ اس کے دوررس نتائج کی توقع ہے۔

۵...... ختم نبوت کنونشن اساتذہ کرام صادق آباد: ۲۷/نومبر صبح ۱۰ بجے ایم، ٹی، بی کالج رحیم یارخان میں اساتذہ وطلباء کا ختم نبوت کنونشن منعقد کیا گیا۔ بڑی تعداد میں مردوخواتین پروفیسرواساتذہ نے بھرپور شرکت سے ایک منظر قائم کردیا۔ امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہم، مولانا نورمحمد ہزاروی، مولانا محمد راشد مدنی، جناب عرفان محمود برق کے ولولہ انگیز علمی ومعلوماتی بیانات ہوئے۔ مولانا محمد مشتاق صادق آبادی نے دعاوصدارت فرمائی۔ مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ پروگرام کے نگران جناب عمیر مشتاق تھے۔

۶...... ختم نبوت کانفرنس سنجرپور: ۲۷/نومبر بروز بدھ دن ۱۱ بجے سے عصر تک سنجرپور چک ۳۲ جو کہ قادیانیت فنڈ سے متاثر ہے۔ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پوری تحصیل صادق آباد کچہ کے علاقوں تک سے مجاہدین ختم نبوت نے دیوانہ وار قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ ظہر سے پہلے پنڈال جو کہ پانچ ہزار تک مجمع کے لیے بنایا گیا وہ کھچاکھچ بھر گیا۔ اور جہاں تک نظر جاتی تھی سرہی سرنظر آتے تھے، عاشقان ختم نبوت کا سمندر امڈ آیا، اس میں خواتین کے لیے بھی علیحدہ پردے کا انتظام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں ماؤں بیٹیوں، بہنوں نے شرکت کی۔ صدارت میاں سہیل احمد دین پوری نے فرمائی، امیر مرکزیہ حضرت اقدس قطب الاقطاب حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا نورمحمد ہزاروی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا امجد خان، پروفیسر عرفان محمود برق، مفتی محمد سلطان، مولانا عبدالرؤف ربانی، کے بیانات ہوئے، پروگرام میں صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل الرحمن درخواستی، حضرت مولانا مشتاق احمد صادق آباد، مفتی ابراہیم صادق آباد، مولانا عامر فاروق عباسی، مولانا نورمحمد خان، اس کے علاوہ ضلع بھر سے کثیر تعداد میں علمائے کرام نے شرکت کی تمام شرکاء میں ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

صادق آباد میں ختم نبوت چوک کا افتتاح: ۲۷ نومبر بدھ کو صادق آباد میں فوارہ چوک کا نام تبدیل کر کے ختم نبوت چوک رکھا گیا، جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی تجویز پر اے، سی صاحب جناب راشد اقبال نے منظوری دی۔ تمام عمائدین شہر کو اکٹھا کر کے حضرت امیر مرکزیہ کے ہاتھوں سے اس چوک کا افتتاح کیا گیا۔

بمقام مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر سندھ
زیر انتظام
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر سندھ
سالانہ
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
بتاریخ
3 جنوری 2025 جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب
زیر صدارت حضرت مولانا قاری جمیل احمد بندھانی صاحب
مفتی عبدالباری صاحب
خطیب اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
مولانا مفتی مسعود افضل ھالیجوی صاحب
مولانا عبداللطیف اشرفی صاحب
حافظ مولانا حمداللہ صاحب
مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان
سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب
درگاہ عالیہ راشدیہ پیر شریف
قاضی احسان احمد صاحب
مفتی محمد راشد مدنی صاحب
رحیم یار خان
قاری اسد اللہ
مفتی شفیع محمد اندھڑ
محمد حنیف بندھانی
عبداللطیف پانی پتی
توصیف احمد چالندھری
پنو عاقل
منیر احمد
محمد مبشر حسین
سید آغا محمد ایوب شاہ
حاجی محمد داؤد کھوسو
رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
عبدالقیوم
عبدالقادر
محکم الدین مہر
غلام اللہ
قاری احسان احمد
محمد صالح اندھڑ
نذیر احمد عثمانی
سید محمد ہارون شاہ
مولانا محمد حسین ناصر مرکزی مبلغ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سکھر ڈویژن
برائے رابطہ
0302-3623805
0300-3131165
0303-6631714,0332-4146316,0303-5561802

مجموعہ کتب

حیات الانبیاء علیہم السلام

صفحات: تقریباً ۱۰۰۰۰۔ جلدیں: ۱۷۔ کل تعداد مشمولہ کتب: ۱۲۲

کل تعداد مصنفین: ایک سو کے لگ بھگ مشاہیر کے رشحات قلم، کمپوزنگ عمدہ، طباعت معیاری، کاغذ، پیکجز تعلیم، گلیز وسفید سائز ۲۳×۳۶×۱۶ جلد بیروتی طرز، لیمینیشن، پشتہ باجوڑ، طباعت واشاعت کی تمام خوبیوں کا مرقع، دلآویز، دلربا، دلنشین آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سرور، نظر پڑتے ہی دل موہ لینے والا مجموعہ کتب۔

پون صدی سے جس خزانہ تک رسائی مشکل تھی اب اتنی آسان کہ سبحان اللہ، معلومات کا بحر ذخّار، جس کا مدتوں سے انتظار تھا وہ لمحہ سعادت آن پہنچا، ہزاروں خوشیوں کا سامان کہ منتشر خزانہ یکجا ہو گیا۔

عشق رسالت مآب ﷺ کا گلدستہ دیکھنے میں خوشنما، سیٹ رکھنے اٹھانے میں خیر الامور اوسطہا کا مصداق، سیٹ گتہ پیک۔ رعایتی قیمت سیٹ: ساڑھے سات ہزار (۷۵۰۰ روپے) فقط۔ گویا لاگت، اس سے سستا و رعایتی اتنا بڑا کوئی اور سیٹ کہیں سے دستیاب ہونا مشکل بلکہ ناممکن، تجربہ شرط۔

مکتبہ سراجیہ لنشر الکتب الاسلامیہ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

رابطہ کے لیے

جناب عزیز الرحمن رحمانی 03338827001

مولانا عتیق الرحمن سیف 03447121967

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

32 واں سالانہ

ختم نبوت ﷺ کورس

8 فروری 2025 تا 25 فروری 2025

بمقام

مدرسہ عربیہ ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ نقشبندی مجددی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ۔ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

خواہش مند طلباء اس نمبر پر درخواست وٹس ایپ کریں

+923014151159

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شعبہ نشر و اشاعت

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

قیمت فی شمارہ -/30 روپے

قیمت سالانہ -/360 روپے